بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (الجمعہ۔ ۳، ۴، ۵)

وہی ہے جس نے اُمیوں کے اندر اِنہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُنہیں اُسکی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اس سے پہلے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور (اِسکی بعثت) اِن میں سے دوسرے لوگوں کیلئے بھی ہے جو ابھی اِن سے ملے نہیں ہیں۔ اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اوّل اور بزرگ دعویٰ امام مھدی ہونے کا تھا

خاکسار نے مورخہ ۸ رفروری ۲۰۱۸ء کو قبرستانی جماعت احمدیہ یعنی بلائے قادیان کے موجودہ نمبردار جناب مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے مضمون نمبر ۱۲۵ میں مباہلہ کی ایک تحریری پیشکش کی تھی۔ خاکسار نے مرزا مسرور احمد صاحب کو مباہلہ کی یہ دعوت باقاعدہ اپنے اور اپنے اہل وعیال اور اپنی جماعت کے بعض دیگر ذمہ دار احباب کے دستخطوں کیساتھ ارسال کی تھی۔ لیکن چونکہ مرزا مسرور احمد صاحب کو بھی علم ہے کہ نہ صرف اُنکے ماموں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود جھوٹا تھا بلکہ اُنکی قبرستانی جماعت احمدیہ کے اکثر عقائد بھی جھوٹ پر مبنی ہیں۔ لہٰذا اسی وجہ سے جناب مرزا مسرور احمد صاحب نے خاکسار کی مباہلہ کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ ہر احمدی اور غیر احمدی مسلمان بھائی خاکسار کی اِس مباہلہ کی دعوت کو میرے مضمون نمبر ۱۲۵ ''عبدالغفار جنبہؑ کی طرف سے مرزا مسرور احمد صاحب کو مباہلہ کی کھلی پیشکش'' کے آخر پر ملاحظہ کرسکتا ہے۔ امریکہ کے ایک نام نہاد خالد احمدیت جناب اکرم خالد صاحب اپنی مورخہ ۷ رنومبر ۲۰۱۸ء کی ایک ای میل میں نہ صرف میری طرف جرمنی کے ایک پالتو مولوی اور نام نہاد جری اللہ کی ۱۹ صفحات پر مشتمل بونگیاں ارسال کرتے ہیں بلکہ مزید وہ لکھتے ہیں۔۔

Please wait until one year of Jumbah own Mubahila time come on 23/01/2019 (January 23rd 2019)

مذکورہ بالا انگریزی تحریر کے نیچے بڑھک مارتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔

''جنبہ صاحب کا چیپٹر (Chapter) کلوز ہوگیا ہے''

اِس اُردو عنوان کے نیچے پھر بڑھک مارتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔

Jumba or any Jambi never response this attached 19 pages proofs that Jumba claim is

100% false claim.

خاکسار امریکی نام نہاد خالد احمدیت سے جواباً گذارش کرتا ہے کہ نہ صرف آپکے خودساختہ نام نہاد مصلح موعود کا دعویٰ جھوٹا تھا بلکہ آپکی قبرستانی جماعت احمدیہ یعنی بلائے قادیان کے اکثر عقائد جھوٹ پر مبنی ہیں۔اور بلائے قادیان نے یہ جھوٹے عقائد نسل درنسل ذہنی تطہیر (Brain washing) کیساتھ آپ لوگوں کے نہ صرف دل ودماغ میں داخل کردیئے ہیں بلکہ آپکی عادات میں بھی داخل کردیئے ہوئے ہیں۔اور جوعقیدہ (خواہ وہ کتنا ہی جھوٹا ہو) اگر کسی انسان کی عادت میں داخل ہوجائے تو پھر اُس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔اور اِسی حقیقت کی طرف امام مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب ''نزول المسیح'' میں لکھتے ہیں۔۔

(الف) ''ہاں سچ ہے کہ ہرایک عقیدہ جب عادت میں داخل ہوجاتا ہے تو اس کا چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۳)

(ب) ''جب ایک عقیدہ پرانا ہوجاتا ہے اور دیر سے انسان اس پر رہتا ہے تو پھر اُسے اِس کے چھوڑنے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ اِسکے خلاف نہیں سن سکتا بلکہ خلاف سننے پر وہ خون تک کرنے کو تیار ہوجاتا ہے کیونکہ پرانی عادت طبیعت کے رنگ میں ہوجاتی ہے۔اس لیے میں جو کچھ کہتا ہوں اِسکی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک جمے ہوئے خیال کو یہ لوگ چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۳۸)

قارئین کرام:۔اللہ تعالیٰ نے اپنا جو کلام (قرآن کریم) اپنے پیارے نبی ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد لوگ آیات الٰہی کے معنی اور مفہوم کو بگاڑیں گے اور اِنکی معنوی تحریف بھی کریں گے۔اللہ تعالیٰ اِسی لیے اپنے کلام کی حفاظت کے حوالہ سے سورہ الحجر کی آیت ۱۰ میں فرماتا ہے۔إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم ہی اِسکی حفاظت فرمانیوالے ہیں۔

اب سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی حفاظت کس طرح فرمانی تھی؟ قرآن کریم کی اِسی حفاظت کے حوالہ سے حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنی اُمت سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حفاظت اور دین اسلام میں پیدا ہونے والی بدعتوں اور نفسانی اغلاط کو دور کرنے کیلئے میرے بعد ہر صدی ہجری کے سر پر اپنے کسی بندے کو مبعوث فرماتا رہے گا۔جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔''إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔'' (ابوداؤد کتاب الملاحم) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ''رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اِسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔''

آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد مذکورہ بالا تجدیدی سلسلہ میں دو (۲) وجودوں کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔جیسا کہ آپؐ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا فِيْ أَوَّلِهَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا

وَالْمِهْدِیْ وَسَطِهَا ۔'' (کنزالعمال ۲ / ۱۸۷ ۔ جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

(۲) ''عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا ۔ ۔ ۔ کَیْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِیُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَیْنَ ذَالِكَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ ۔ ۔ ۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

[1] اُمت محمدیہ میں ظہور فرمانیوالے امام مہدی علیہ السلام اور اِنکی حقیقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد جن دونوں وجودوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تو وہ تجدیدی سلسلہ میں موعود قرار پاگئے اور ثانیاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن دونوں کو مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم فرما کر یا اُنہیں نام دے کر اِنکے روحانی مقام بھی بیان فرما دیئے۔ بنیادی طور پر یہ دونوں موعود وجود اپنی اپنی صدیوں کے مجدد ہونگے۔ قارئین کرام۔ اب سوال ہے کہ اِن دونوں وجودوں کی حقیقت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ سے یہ تو ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اُمت میں پہلے مہدی کا ظہور ہوگا۔ مہدی کے ظہور کے بعد پھر آخر میں مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہوگا۔ ایک اور بات کی وضاحت بھی کرتا چلوں کہ خاکسار نے مہدی کیساتھ تو لفظ امام (امام مہدی) اکثر پڑھا بھی ہے اور لوگوں کے مونہوں سے سنا بھی ہے لیکن مسیح عیسیٰ ابن مریم کیساتھ میں نے آج تک کبھی لفظ امام (امام مسیح عیسیٰ ابن مریم) نہ لکھا ہوا پڑھا ہے اور نہ ہی لوگوں کے مونہوں سے سنا ہے۔ مہدی سے مراد تو اتنا ہے کہ یہ کوئی ہدایت یافتہ اُمتی فرد ہوگا اور وہ دین اسلام میں پیدا شدہ اغلاط اور خرابیوں اور بطور خاص مسلمانوں کی غلطیوں کو دور کرنے کیلئے مامور ہوگا۔ یہ امام مہدی کون ہوگا؟ اِس سلسلہ میں جواباً گذارش ہے کہ جب سورۃ جمعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو اُس وقت آپؐ اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ اِن اَصحاب میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی تشریف فرما تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ" قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثاً وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: "لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ"۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورۃ جمعہ اُتری۔ جب اِس آیت پر پہنچے

وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ تو میں (یا کسی صحابی) نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں (یا کسی صحابی) نے تین بار یہی سوال پوچھا۔ اس وقت مجلس میں سلمان فارسیؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اُن پر رکھا پھر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تب بھی اِن لوگوں میں سے اِس تک پہنچ جائیں گے یا یوں فرمایا کہ ایک آدمی اِن لوگوں میں سے اِس تک پہنچ جائے گا۔

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں آنحضرت ﷺ کی بعث ثانیہ کا ہی ذکر فرمایا ہوا ہے۔ اور آنحضرت کی پیشگوئی مہدی معہود کے مطابق آپ ﷺ کی یہ بعثت ثانیہ امام مہدی کے وجود میں ہونا ہی مقدر تھی اور اِسی وجہ سے امام مہدی آنحضرت ﷺ کے وجود کا کامل ظِل اور مثیل ہونگے۔ امام مہدی کی پیشگوئی احادیث میں ملتی ہے اور حدیث کے الفاظ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے مثیل یا بروز کی خبر دے رہے ہیں کیونکہ آپ ﷺ اُسکے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ''خُلق اور خَلق'' میں میری مانند ہوگا۔ امام مہدی معہود کے حوالہ سے چند احادیث درج ذیل ہیں:۔

(1) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ يَمَانٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا مَضَتْ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللهُ الْمَهْدِيَّ ۔ (النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۹۳) حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۱۲۴۰ھ کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(2) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ۔ (سُنن ابوداؤد کتاب المھدی ۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۰۲) حضرت ابوسعید خُدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہدی کا مجھ سے قریبی تعلق ہوگا اُسکی پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ اِس سے پہلے ظلم و تعدی سے بھری پڑی تھی۔ وہ سات برس مالک رہے گا۔

(3) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعَةُ وَيُصَدِّقُهُ اللهُ تَعَالٰى وَيَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى الْبِلَادِ عَلٰى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً وَمَعَهُ صَحِيْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِيْهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ۔ (کذا فی الاربعین۔ ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۰۴)

صاحب جواہر الاسرار لکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہوگا جس کا نام ''کدعہ'' ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اِسکی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ (۳۱۳) جلیل القدر صحابہ اُسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہونگے۔

(۴) ''عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى

يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاَبِيْهِ اِسْمُ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔" (ابوداؤد کتاب المھدی)۔ترجمہ:۔حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ مجھ میں سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اُس کا نام میرا نام اور اُسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔

آنحضرت ﷺ نے مندرجہ بالا احادیث میں اپنی اُمت کو آئندہ زمانے میں ظاہر ہونیوالے اپنے اِمام مہدی کی پیشگوئی فرمائی اور ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر بیان فرمائی ہوگی۔ یہ پیشگوئی بیان فرماتے وقت آنحضرت ﷺ نے یقیناً اِمام مہدی کی سچائی اور اُسکی پہچان کی کوئی نشانی بھی بتائی ہوگی۔ اگر آئندہ ظاہر ہونیوالے کسی روحانی وجود کی پیشگوئی میں اُس کی سچائی کو پرکھنے کیلئے کوئی نشانی نہیں ہوگی تو پھر لوگ اُس سچے موعود کو کس طرح پہنچانیں گے؟ یہ کس طرح ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک روحانی وجود کے متعلق کوئی پیشگوئی تو کریں لیکن اُس موعود وجود کی سچائی کی کوئی نشانی نہ بتائیں؟ بلاشبہ آنحضرت ﷺ نے اپنے معہود مہدی کی پیشگوئی میں اُس کی نشانی بھی بتائی تھی۔ جیسا کہ آپ ﷺ کے درج ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:۔

(۵) "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ" (سنن دار قطنی کتاب العیدین باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۰۳)

حضرت امام محمد باقر (حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کیلئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اُسکے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اُسکے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا، اِن دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی اِس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ۱۸۹۱ء میں مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ آپؑ اپنے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے دعاوی کے متعلق اپنی کتاب "اتمام الحجۃ" میں فرماتے ہیں:۔

"وَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ---"اِنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِيْ يَرْقُبُوْنَه وَالْمَهْدِيَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِيْ يَنْتَظِرُوْنَه هُوَ اَنْتَ نَفْعَلُ مَا نَشَآءُ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔" (تذکرہ صفحہ ۲۰۹۔ اتمام الحجۃ ۱۸۹۴ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ پس تو شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو۔

حضرت مرزا غلام احمدؑ نے امام مہدی معہود ہونے کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں کیا تھا۔ آپکے اس دعویٰ کے تین سال بعد یعنی مارچ اور اپریل ۱۸۹۴ء

میں مہدی معہود کی سچائی سے متعلقہ آنحضور ﷺ کا بیان فرمودہ متذکرہ بالا خسوف وکسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہو گیا۔ یہ ایک ایسا زبردست نشان تھا جسے کوئی بھی جھوٹا مدعی مہدویت اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کیلئے آسمان پر ظاہر نہیں کرسکتا تھا؟ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب ''تحفہ گولڑویہ'' میں فرماتے ہیں:۔

(۱)''اِن تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لیے رمضان کے مہینہ میں خسوف وکسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑ ہا روپیہ دینے کو تیار تھے اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ اُنکے دعوے کے آیام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اُس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اِس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر اِن کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اِس کو قبول کرو گے یا نہیں۔۔۔۔غرض میں خانہ خدا میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میرے تصدیق کیلئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تکذیب کیلئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعین ہوگئی ہے۔ کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کیلئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے ظہور کیلئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔ کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی وہی صدی مہدی کے ظہور کیلئے ماننی پڑی تا دعویٰ اور دلیل میں بُعد پیدا نہ ہو۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحات ۱۴۲، ۱۴۴)

(۲) اِسی خسوف وکسوف کے نشان کے حوالہ سے امام مہدی ومسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد اپنی عربی کتاب نورالحق نمبر ۲ میں فرماتے ہیں:۔

''فَاعْلَمُوْا ایّاھل الاسلام واتباع خیر الانام ان الاٰیۃ الّتی کنتم توعدون فی کتاب اللہ العلام وتبشرون من سیّد الرسل نور اللہ مزیل الظلام اعنی خسوف النّیّرین فی شھر رمضان الّذی انزل فیہ القراٰن قد ظھر فی بلادنا بفضل اللہ المنان وقد انخسف القمر والشمس وظھرت الاٰیتان فاشکروا اللہ وخرّوا لہ ساجدین۔ وانّکم قد عرفتم ان اللہ تعالیٰ قد اخبر عن ھذا النباء العظیم فی کتابہ الکریم، وقال للتعلیم و التفھیم فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُولُ الْإِنسَانُ یَوْمَئِذٍ أَیْنَ الْمَفَرُّ فتفکروا فی ھذہ الاٰیۃ بقلب اسلم واطھر، فانہ من آثار القیامۃ لا من اخبار القیامۃ کما ھو اجلی واظھر عند العا

قلين۔فان القيامة عبارة عن فساد نظام هذا العالم الاصغر وخلق العالم الاكبر،فكيف يقع فی حالة الفَكّ الخسوف الذی تعرفون باليقين لا بالشك،عِلله واسبابه وتفهمون مواقعه وابوابه؟ و كيف يظهر امرٌ لازم للنظام بعد فكّ النظام والفساد التام؟ فانكم تعلمون ان الخسوف والكسوف ينشان من اشكال نظاميةٍ واوضاعٍ مقرّرہ منتظمة، على اوقاف معيّنة وايّام معروفة مبيّنة، فكيف يُعزَى وقوعها الى ساعةٍ لا انساب فيها ولا اسباب، ولانظامَ ولا احكام؟ فانظروا ان كنتم ناظرين ثمّ من لوازم الكسوف و لخسوف ان يرجع القمر والشمس الى وضعهما المعروف،ويعود الىٰ سيرتهما الاُولىٰ،وفی هويّتهما داخلٌ هذا المعنىٰ،وامّا تكوير الشمس والقمر فی يوم القيامة فهی حقيقة اخرى،ولا يُرَدُّ فيهما نورُهما الىٰ حالة اولى، بل لا يكون وقوعه الا بعد فكّ النظام والفساد التام وهدم هذا المقام،وما سمّاه الله خسوفا و كسوفا بل سماه تكويرا او كشط الاجرام، كما انتم تقراون فی كلام الله العّلام فثبت من هذا الكلام عند الخواص و العوام ،ان ماذُكر من الاية فی هذه الاية فهو يتعلّق بالدنيا لا بالآخرة، وعزْوُه الى القيامة بناءً على الرواية خطأٌ فی الدّراية،بل هو خبر من اخبار آخر الزمان و قربِ الساعة واقتراب الا وان كما لا يخفى على المتدبّرين۔ويؤيده ماجاء فی الدارقطنی عن محمدٍ الباقر بن زين العابدين قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خَلْق السماواتُ والارض،ينكسف القمر لاوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النّصف منه واخرج مثله البيقهیؒ وغيره مِنَ المحدّثين۔

پس اے اہل اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دیئے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے جو سیّد الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اِسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔

اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں اپنی کتاب کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا۔اور سورج اور چاند اکھٹے کیے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اِس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔سو اس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کیساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہوسکتی جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک نہایت صاف اور روشن ہے۔وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام توڑ دیا جائے گا اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے گا پس کیونکر فِک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہوسکتا ہے جس کے علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اِسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں اور وہ امر جو نظام عالم کا ایک

لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فِک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز اِنکا پیدا ہونا اوضاع مقررہ منتظمہ پر موقوف ہے جو اِن اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں بیان کیے گئے ہیں پس کیونکر اُن کو اس گھڑی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہو پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف کسوف کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں مگر تکویر شمس وقمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور شمس وقمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئے گا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام اور فساد تام اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اِس کا نام خدا تعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ اس کا نام تکویر اور کشط رکھا ہے جیسا کہ تم خدا تعالیٰ کے کلام میں پڑھتے ہو۔ پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنی اس آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اِس کو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور اِسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دار قطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔'' (روحانی خزائن جلد ۸ صفحات ۱۹۳ تا ۱۹۶)

حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ کے بعد ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق (۲۱/ مارچ ۱۸۹۴ء) یعنی ۱۳۱۱ ہجری تیرھویں رمضان جمعرات کی شب چاند گرہن ہوا اور (۶/ اپریل ۱۸۹۴) اِسی ماہ رمضان میں اٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوا۔ یہ واقعہ ۱۸۹۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی دہرایا گیا۔ سنا اور پڑھا بھی گیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ماہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا نشان نمودار ہوا تو گجرات کے ایک متعصب مولوی کے منہ سے ایک عجیب رنگ میں مدعی مہدویت کی سچائی کا اظہار ہو گیا۔ جس کی تفصیل تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۵۶ پر اِس طرح درج کی گئی ہے:۔

''ہماری جماعت کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے بالکل دھوکہ نہ کھانا حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اُسکے زمانہ میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان میں گرہن نہ لگے اُنکے دعویٰ کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اتفاق کی بات ہے وہ ابھی زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اُسکے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اُس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اُس نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ''ہن لوگ

گمراہ ہون گے‘‘یعنی اب لوگ گمراہ ہوجائیں گے۔‘‘

حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ اس نشان سے لوگ گمراہ نہیں ہوئے تھے بلکہ اُنہوں نے ہدایت پائی تھی لیکن اَندھے تعصب کا کیا علاج ہوسکتا ہے؟ جیسا کہ خاکسار پہلے بتاچکا ہے کہ سورۃ جمعہ کی آیت ’’وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ‘‘میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ہی ذکر ہے۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں ظاہر ہونیوالا وجود امام مہدی دراصل مثیل مصطفٰے ﷺ ہوگا۔ آئیں اب دیکھتے ہیں کہ مدعی مہدویت حضرت مرزا غلام احمدؑ مذکورہ آیت کے حوالہ سے کیا فرماتے ہیں؟ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’وَاِنَّ اٰدَمَ اٰخِرِ الزَّمَانِ حَقِیْقَۃً ھُوَ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنِّسْبَۃُ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ کَنِسْبَۃِ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ وَاِلَیْہِ اَشَارَ سُبْحَانَہٗ فِیْ قَوْلِہٖ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ فَفَکِّرْ فِیْ قَوْلِہٖ اٰخَرِیْنَ۔ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ فَیْضَ ھٰذَا الرَّسُوْلِ فَاَتَمَّہٗ وَاَکْمَلَہٗ وَجَذَبَ اِلَیَّ لُطْفَہٗ وَجُوْدَہٗ حَتّٰی صَارَ وَجُوْدِیْ وَجُوْدَہٗ فَمَنْ دَخَلَ فِیْ جَمَاعَتِیْ دَخَلَ فِیْ صَحَابَۃِ سَیِّدِیْ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَھٰذَا ھُوَ مَعْنٰی وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْمُتَدَبِّرِیْنَ۔ وَمَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی۔ ‘‘(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحات ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور آخر زمانہ کا آدم درحقیقت ہمارے نبی کریم ہیں ﷺ اور میری نسبت اُسکی جناب کیساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اِسی بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے پس اٰخَرِیْنَ کے لفظ میں فکر کرو۔ اور خدا نے مجھ پر اُس رسول کریم (ﷺ) کا فیض نازل فرمایا اور اِس کو کامل بنایا اور اُس نبی کریم (ﷺ) کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اُس کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰے (ﷺ) میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔

جماعت احمدیہ کے ایک شاعر نے اِسی حقیقت کو اپنے اشعار میں اِس طرح نظم کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔۔۔

محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم میں　　اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

شاعر کے مذکورہ اشعار کے حوالہ سے بعض مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ شاعر نے حضرت مرزا صاحبؑ کے مقام کو نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھا دیا ہے۔ خاکسار یہاں جواباً گذارش کرتا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے رُوپ میں آنحضرت ﷺ کی شان بڑھی ہے یا آپ ﷺ کی بعثت ثانیہ ہوئی ہے تو یہ شان تو پیارے آقا آنحضرت ﷺ کی ہی بڑھی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ تو اپنے آقا ﷺ کے صرف غلام ہی ہیں۔ آپؑ نے جو کچھ بھی پایا وہ سب کچھ اپنے آقا سیّد المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ کی پیروی اور برکت سے ہی پایا ہے۔ اور آپؑ اِس کا اظہار ساری زندگی اپنی نظم ونثر میں کرتے رہے ہیں

۔جیسا کہ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا　　نام اُس کا ہے محمد ﷺ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر　　لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خُوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے　　اِس پر ہر اِک نظر ہے بدرُالدّجےٰ یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے　　وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا　　وہ جس نے حق دکھایا وہ مہلقا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں　　وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اب تک جو خاکسار نے بات کی ہے اِس سے کلیۃً ثابت ہوگیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی معہود اور مہدی مسعود کی جو پیشگوئی فرمائی ہے۔اپنے دعویٰ کے مطابق اِس پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے اور آپؑ نے اپنے وجود کو آنحضرت ﷺ کا وجود ہی قرار دیا تھا۔آپؑ نے یہ بھی فرما دیا کہ جس نے میرے اور مصطفٰے ﷺ کے درمیان فرق کیا تو اُس نے نہ مجھے دیکھا ہے اور نہ ہی مجھے پہچانا ہے۔آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی میں جو دوسرا وجود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ اُسکی حقیقت کیا ہے؟

[2] اُمت محمدیہ میں نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت

پیارے نبی ﷺ کے فرمودہ کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور یا آپکی بعثت پہلے ہونی تھی اور اُنکے ظہور کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہونا تھا۔اب آتے ہیں نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی طرف کہ آنحضرت ﷺ کی اِس سے کیا مراد تھی؟ کیا اس نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم سے اُسی سابقہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کی اصالتاً بعثت ثانیہ یا نزول مراد تھا جس کو بدبخت یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا۔اور جسے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے شر سے بچا کر عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق زندہ بجسم عنصری اپنی طرف آسمان پر اُٹھالیا تھا۔اب واضح رہے کہ موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کی حیات اور نزول کا عقیدہ ایک باطل اور فاسد عقیدہ ہے جس میں کوئی حقیقت نہیں۔لیکن یہ فاسد عقیدہ عیسائیوں کی طرح مسلمانوں میں بھی صدیوں سے رائج چلا آرہا ہے۔اولاً ۱۸۸۲ء میں سرسیّد احمد خاں نے اپنی تفسیر القرآن میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کے متعلق لکھا تھا کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کی بجائے وفات پا چکے ہیں۔جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔۔۔

’’اَب ہم کو قرآن کریم پر غور کرنا چاہیے کہ اس میں کیا لکھا ہے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے ۔۔۔۔پہلی تین آیتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طبعی موت سے وفات پانا ظاہر ہے مگر چونکہ علماء اسلام بہ تقلید بعض فرقِ نصاریٰ کے قبل اِسکے کہ قرآن پر غور کریں، یہ تسلیم کرلیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے ہیں اِس لیے اُنہوں نے اُن آیتوں کے بعض اَلفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے۔‘‘(تفسیر القرآن جلد ۲ صفحات ۴۲۷ تا ۴۲۹)

جاننا چاہیے کہ وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کے حوالہ سے سرسیّد احمد خاں کا بیان کوئی الہامی نہیں تھا بلکہ یہ اُنکی فہم وفراست کا نتیجہ تھا۔ برخلاف اِسکے بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ پر ۱۸۹۱ء میں الٰہی انکشاف ہوگیا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے کی بجائے وفات پا چکے ہیں۔اور نبی پاک ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق یوں مقدر ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور بطور خاص نصاریٰ کی اصلاح کیلئے اُمت محمدیہ میں سے کسی اُمتی فرد کو موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حالات، واقعات اور مشابہت کی وجہ سے بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نازل فرمائے۔جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُاللهِ مَفْعُوْلاً۔ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۔ اَنْتَ مُصِيْبٌ وَّ مُعِيْنٌ لِّلْحَقِ۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲) عربی عبارت کا ترجمہ:۔اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

اب سوال ہے کہ اُمت محمدیہ میں نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت کیا ہے؟؟ میں سمجھتا ہوں کہ محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت جاننے سے پہلے ہمیں موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت کا علم ہونا چاہیے۔اِسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سورۃ مریم میں فرماتا ہے:۔

(۱)''وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً ٥ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاً ٥ قَالَتْ إِنِّيْ أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيّاً ٥ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَماً زَكِيّاً ٥ قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيّاً ٥ قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاً ٥''(مریم:۱۷ تا ۲۲)

اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوکر ایک مشرقی مکان میں چلی گئی۔پس اُس نے اُنکی طرف سے پردہ کر لیا۔پھر ہم نے اُسکی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ اُسکے سامنے ایک پورا انسان بن کر ظاہر ہوا۔اُس (مریم) نے کہا میں تجھ سے یقیناً رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو متقی ہے۔اُس (فرشتہ) نے کہا میں تو تیرے ربّ کا فرستادہ ہوں تا کہ تجھے ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔اُس (مریم) نے کہا میرے ہاں زکی غلام کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔اُس (فرشتہ) نے کہا اِسی طرح ہے، تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

سورہ مریم کی مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ فرشتہ نے کنواری مریم کو ایک زکی غلام (غُلٰمًا زَكِيًّا) کی بشارت دی تھی۔فرشتہ نے کنواری مریم سے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس موعود زکی غلام کو لوگوں کیلئے ایک نشان (اٰيَةً لِّلنَّاسِ) اور اپنی طرف سے رحمت (وَرَحْمَةً مِّنَّا) بنائے گا اور پھر اِس بشارت کے حوالہ سے فرشتہ نے مریم سے کہا کہ یہ بشارت اٹل اور قطعی ہے (وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا) اور اِس میں کسی قسم کا کوئی تخلف نہیں ہوگا۔اِسی سلسلہ میں خاکسار سورۃ مریم کی چند اور آیات بھی نقل کرتا ہے۔

(۲)"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ کُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔"(مریم:۲۴)
پس دردِزہ اُسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔اُس نے کہا اے کاش!میں اِس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہوچکی ہوتی۔

(۳)"وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا۔"(مریم:۲۶)اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر ترو تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔

(۴)"فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا o یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا o"(مریم:۲۸،۲۹)پھر وہ اُسے(زکی غلام کو)اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لائی۔اُنہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔اے ہارون کی بہن!تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔

(۵)"ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ۔"(مریم:۳۵)یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔یہ وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کررہے ہیں۔

(۶)سورۃ ال عمران میں اِسی موسوی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلمہ اور اِسکا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
"إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ یَا مَرْیَمُ إِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهاً فِیْ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ "(ال عمران۔۴۶)جب فرشتوں نے کہا اے مریم!یقیناً اللہ تجھے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔وہ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربوں میں سے ہوگا۔

اے میرے مسلمان بھائیو!!بالکل موسوی سلسلے کی طرح محمدی سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک اُمتی فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی مقام ومرتبہ بخشا اور پھر اس میں اپنی طرف سے سچائی کی روح پھونک کر اُسے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی اور پھر اِسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ قرار دیا۔جیسا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے درج ذیل الہامات سے ظاہر ہے۔اللہ تعالیٰ آپؑ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

(۱)۱۸۸۱ء:۔"هُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا۔" کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔(تذکرہ صفحہ ۳۲۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ وجلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

(۲)۱۸۸۳ء:۔"یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یٰمَرْیَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یٰٓاَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ "اے آدم۔اے مریم۔اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہوجاؤ۔میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۵ ۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱)

(۳)۱۸۸۳ء:۔"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ پس اُسے دردِزہ مجبور کرکے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔کہا اے کاش! میں اِس سے پہلے مرجاتی اور میری یاد مٹادی جاتی۔"(تذکرہ

صفحہ ۵۷۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ وجلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

(۴) ۱۸۸۳ء:۔"لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا۔"(اے مریم) تو نے بہت برا کام کیا ہے۔تیرا باپ تو برا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔(تذکرہ صفحہ ۵۷۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(۱) حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے محمدی مریمی روحانی مقام ومرتبہ کے حوالہ سے اپنے لیکچر لاہور میں فرماتے ہیں:۔۔

''سورۃ تحریم میں اِشارہ کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس اُمت کے ابن مریم کہلائیں گے کیونکہ اوّل مریم سے اِن کو تشبیہ دیکر پھر مریم کی طرح نفخ رُوح اُن میں بیان کیا گیا ہے۔یہ اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ اوّل وہ مریمی وجود لے کر اور اِس سے ترقی کر کے پھر ابن مریم بن جائیں گے۔جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں اوّل میرا نام مریم رکھا اور فرمایا۔يَامَرْيَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔یعنی اے مریم تو اور تیرا دوست بہشت میں داخل ہو جاؤ۔اور پھر فرمایا۔يَا مَرْيَمُ نَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِ الصِّدْقِ۔یعنی اے مریم میں نے صدق کی رُوح تجھ میں پھونک دی (گویا اِستعارہ کے رنگ میں مریم صدق سے حاملہ ہوگئی) اور پھر آخر میں فرمایا۔يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ۔یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔پس اِس جگہ مریمی مقام سے مجھے منتقل کر کے میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اِس طرح پر ابن مریم مجھے ٹھہرایا گیا تا وہ وعدہ جو سورۃ تحریم میں کیا گیا تھا پورا ہو۔''(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۷)

(۲) اِسی حوالہ سے حضرت مرزا صاحبؑ اپنی شہرہ آفاق کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔''براہین احمدیہ میں اوّل خدا نے میرا نام مریم رکھا اور پھر فرمایا کہ میں نے اِس مریم میں صدق کی رُوح پھونکنے کے بعد اِس کا نام عیسیٰ رکھ دیا گویا مریمی حالت سے عیسیٰ پیدا ہوگیا اور اِس طرح میں خدا کے کلام میں ابن مریم کہلایا۔اِس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے اور وہ میرے لیے بطور پیشگوئی کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اِس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہوگئی اور اب ظاہر ہے کہ اِس اُمت میں بجز میرے کسی نے اِس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ضرور ہے کہ اس اُمت میں کوئی اِس کا مصداق ہو۔۔۔۔۔پس اس تمام اُمت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔پس اس آیت (تحریم۔۱۳۔ناقل) کا میں ہی مصداق ہوں۔میرے سوا تیرہ (۱۳۰۰) سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔جس سے میں عیسیٰ بن گیا۔خدا سے ڈرو۔اس میں غور کرو جس زمانہ میں خدا نے براہین احمدیہ میں یہ فرمایا اُس وقت تو میں اس دقیقہ معرفت سے بے خبر تھا جیسا کہ میں نے براہین احمدیہ میں اپنا عقیدہ بھی ظاہر کر دیا کہ عیسیٰ آسمان سے آنیوالا ہے۔یہ میرا عقیدہ اِس بات پر گواہ ہے کہ میری طرف سے کوئی اِفتراء نہیں اور میں خدا کی تفہیم سے پہلے کچھ نہیں سمجھ سکا۔''(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحات ۳۵۰، ۳۵۱ حاشیہ)

مذکورہ بالا دونوں اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؑ کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے مریمی روحانی مقام بخشا اور پھر اِس مقام پر اپنی جناب سے آپؑ میں صدق کی روح پھونک کر آپؑ کو صدق سے یا عیسیٰ سے حاملہ کر دیا۔ بعدازاں اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مریمی روحانی مقام سے عیسوی مقام کی طرف منتقل کر دیا یعنی آپؑ عیسیٰ ابن مریم بنا دیئے گئے۔ خاکسار یہاں واضح کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ اِسی لیے نہیں بخشا تھا کہ بعدازاں آپؑ کو مسیح عیسیٰ ابن مریم بنایا جانا تھا بلکہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ دیئے جانے یا اِس مقام و مرتبہ پر فائز کرنے کی وجہ کچھ اور تھی جس کا مفصل ذکر خاکسار آگے چل کر کرے گا۔ لیکن یہاں اِس حوالہ سے خاکسار صرف اتنا بتانا چاہتا ہے کہ حضورؑ کو اللہ تعالیٰ نے صرف مسیح عیسیٰ ابن مریم کا ہی نہیں بلکہ تمام نبیوں کے نام دیئے تھے یا آپؑ کو تمام نبیوں کا ظل اور مظہر ٹھہرایا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں آپؑ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

(۱) ''جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ'' جری اللہ (اللہ کا پیامبر، اللہ کا رسول یا اللہ کا نبی) نبیوں کے لباس میں۔ (تذکرہ چوتھا ایڈیشن صفحہ ۶۳)

(۲) ''جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْمُرْسَلِیْنَ۔'' اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ (تذکرہ ایضاً صفحہ ۱۹۸)

(۳) حضرت مرزا غلام احمدؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔۔۔ ''اس وحی اِلٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحٰق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا میں مظہر اَتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶ حاشیہ)

(۴) آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔ ؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

مذکورہ بالا الہامات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو تمام اَنبیاءؑ کا مظہر بنایا تھا اور آپؑ کو بشمول عیسیٰ تمام اَنبیاءؑ کے نام دیئے گئے تھے۔ اب سوال ہے کہ اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ کو عیسیٰ ابن مریم بنانے کیلئے پہلے آپؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ بخشنا ضروری تھا تو پھر دیگر اَنبیاء علیہم السلام کے نام دینے یا اُنکا مظہر بنانے کیلئے بھی ضروری تھا کہ آپؑ کو دیگر اَنبیاءؑ کی ماؤں کا روحانی مقام و مرتبہ بخشا جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو تمام نبیوں کے نام دینے یا اُنکا مظہر بنانے کیلئے ایسا نہیں کیا تو پھر مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی کہ وہ پہلے حضرت مرزا صاحبؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ بخشتا؟ اس سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ اِس لیے نہیں بخشا تھا کہ بعدازاں آپؑ کو اِس مقام سے عیسوی مقام کی طرف منتقل کرنا تھا بلکہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ بخشنے کی غرض و غایت کچھ اور تھی جس کی تفصیل آگے چل کر بیان کی جائے گی۔

یہاں پر دوبارہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے مریمی روحانی مقام کی یہ تفسیر کیوں کی کہ آپؑ کو مسیح عیسیٰ ابن مریم

بنانے کیلئے پہلے مریمی روحانی مقام بخشا گیا تھا؟ اس سلسلہ میں جواباً گذارش ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مریم قرار دیا تو آپؑ کو مریم قرار دیئے جانے کی اصل غرض وغایت کا تو اللہ تعالیٰ کو علم تھا اور ہوسکتا ہے کہ یہ الٰہی غرض وغایت حضرت مرزا صاحبؑ سے مخفی رکھی گئی ہو۔ تو پھر ایسی حالت میں ضروری تھا کہ ملہم اپنی فہم وفراست سے اپنے آپ کو مریم قرار دیئے جانے کے کوئی معنی کرتا۔ اور مریم قرار دیئے جانے کے بعد چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عیسیٰ بھی قرار دیا تھا لہٰذا مریم اور عیسیٰ اکھٹے قرار دیئے جانے سے ملہم نے یہ معنی کر لیے کہ اُسے پہلے مریم اِس لیے بنایا گیا تھا تا کہ بعد ازاں اِس روحانی مقام ومرتبہ سے عیسوی مقام ومرتبہ کی طرف منتقل کر دیا جائے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو تمام اَنبیاء علیہم السلام کے نام بخش دیئے یا اُنکا مظہر بنا دیا حتیٰ کہ ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ بھی بنا دیا گیا تو پھر اَنبیاءؑ کے بالمقابل موسوی مریم (وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ۔ المائدہ ۷۶) کا صدیقی روحانی مقام تو بہت چھوٹا تھا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اَنبیاءؑ کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ کو موسوی مریم کا ایک چھوٹا صدیقی روحانی مقام ومرتبہ دیئے جانے میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمت تھی؟ تو اِس حوالہ سے جواباً گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ سورہ مزمل کی آیت ۱۶ میں فرماتا ہے:۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا (المزمل۔ ۱۶) یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

واضح ہو کہ جس طرح ہمارے پیارے نبی ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے اِسی طرح محمدی سلسلہ بھی موسوی سلسلے کا مثیل ہے۔ جیسا کہ خاکسار پہلے بتا چکا ہے کہ قرآن کریم ہمیں خبر دیتا ہے کہ موسوی سلسلہ میں ایک کنواری لڑکی مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے فرشتہ نے ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ فرشتہ نے کنواری مریم سے یہ بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس موعود زکی غلام کو لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں گے اور پھر اِسی بشارت کے حوالہ سے فرشتہ نے مریم سے کہا تھا کہ یہ بشارت اٹل اور قطعی ہے اور اِس میں ہرگز کوئی تخلف نہیں ہوگا۔ بشارت کے بعد یہ موسوی زکی غلام حضرت مریم علیہ السلام کے بطن سے پیدا ہوا۔ جب موسوی مریم علیہ السلام اِس بچے کو لے کر اپنی قوم کی طرف آئی تو قوم نے حضرت مریم علیہ السلام پر طرح طرح کے الزامات لگائے تھے جس کا سورۃ مریم میں ذکر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسوی زکی غلام کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھا اور اُسے اپنا ایک کلمہ قرار دیا تھا۔

اب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مطابق موسوی سلسلے اور محمدی سلسلہ کے درمیان اَکمل اور اَتم مشابہت کیلئے ضروری تھا کہ جس قسم کا واقعہ موسوی سلسلہ میں ہوا تھا بعینہٖ اِسی قسم کا یا اس سے ملتا جلتا روحانی واقعہ اُمت محمدیہ میں بھی رونما ہوتا۔ موسوی سلسلے کی طرح محمدی سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کسی اُمتی فرد (مرد یا عورت) کو پہلے مریمی روحانی مقام ومرتبہ بخشتا اور پھر اُسکی دعاؤں، تضرعات اور روحانی توجہ کے نتیجہ میں اُسے بھی ایک زکی غلام کی بشارت ہوتی۔ اللہ تعالیٰ موسوی زکی غلام کی طرح اُسے بھی اپنی رحمت کا نشان قرار دیتے ہوئے اپنی اِس بشارت کو اٹل اور قطعی قرار دیتا۔ اللہ تعالیٰ موسوی زکی غلام کی طرح محمدی زکی غلام کا نام بھی مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھتا اور اُسے اپنا کلمہ قرار دیتا۔ اب واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسوی سلسلے اور محمدی سلسلے میں اَکمل اور اَتم مشابہت پیدا کرنے کیلئے

ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ میں ایک اُمتی فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اولاً مریمی روحانی مقام و مرتبہ بخشا اور پھر چلہ ہوشیار پور میں آپکی دعاؤں، تضرعات اور روحانی توجہ کے نتیجہ میں موسوی مریم علیہ السلام کی طرح آپؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے محمدی زکی غلام کو بھی اپنی رحمت کا نشان اور اُسے اپنا کلمہ قرار دیا۔ اور اُس کا نام مسیح عیسیٰ بھی رکھا اور موسوی زکی غلام کی طرح اِس بشارت کے متعلق بھی فرمادیا کہ یہ اٹل اور قطعی ہے۔

اب خاکسار ذیل میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا وہ تمام الہامی کلام درج کرتا ہے جس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو کہ موسوی مریم صدیقہ علیہ السلام پر الہام ہوئی تھیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کا مدت سے اِرادہ تھا کہ آپ کسی جگہ چالیس دن متواتر عبادت الٰہی اور دعا میں گزاریں جہاں آپ کو کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ۔۔۔ ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی'' (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۶۲۔ روایت نمبر ۸۸)

چنانچہ آپؑ اس چلہ کی خاطر جنوری ۱۸۸۶ء میں اپنے تین خادموں (حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری، حضرت شیخ حامد علی صاحب اور میاں فتح خاں صاحب) کیساتھ ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ ہوشیار پور پہنچ کر آپؑ نے شیخ مہر علی صاحب رئیس کے طویلہ کے بالا خانہ میں قیام فرمایا۔ آپ نے بذریعہ اِشتہار یہ اعلان فرمایا کہ چالیس دن تک کوئی شخص مجھے ملنے نہ آوے۔ چنانچہ چالیس روز کے بعد حضورؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے دن ایک اشتہار شائع فرمایا اور اس اشتہار میں دیگر پیشگوئیوں کے ساتھ ایک نشان رحمت کی عظیم الشان پیشگوئی بھی شامل تھی جو کہ درج ذیل ہے۔ قارئین کرام کو یہ بھی واضح رہے کہ چلہ ہوشیار پور میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر جو الہامی پیشگوئی نازل ہوئی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ کوئی نئی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کے آگے جو نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ چلہ ہوشیار پور میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر اِسی پیشگوئی کو دہرایا گیا ہے اور نبی پاک ﷺ کی پیشگوئی کی تمام جزئیات کو خوب کھول دیا گیا ہے۔

(1) ۱۸۸۶ء:۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے

دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔

وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"(اِشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

(2) مورخہ ۱۳ راپریل ۱۸۹۹ء کو اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر موعود زکی غلام کی بشارت دوبارہ نازل فرمائی اُسے یہ بتانے کیلئے کہ ابھی تک میں نے یہ موعود زکی غلام تجھے بخشا نہیں ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۲۱۶، ۲۱۷)

(3) مورخہ ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم پر موعود زکی غلام کی بشارت سہ بارہ نازل فرمائی اُسے یہ بتانے کیلئے کہ ابھی تک میں نے یہ موعود زکی غلام تجھے بخشا نہیں ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔" (تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

(4) اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مخاطب کر کے اِسی زکی غلام کے متعلق ایک الہامی شعر میں فرمایا۔۔۔

زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید　　مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید　　(تذکرہ صفحہ ۶۸۴)

خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے (محمدی) مریم (مرزا غلام احمد) تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مذکورہ بالا الہامی کلام میں موسوی زکی غلام کی طرح محمدی زکی غلام کو بھی نشان رحمت، کلمۃ اللہ، مسیحی نفس اور عیسیٰ بھی فرمایا ہے اور اِس بشارت کے اٹل اور قطعی ہونے کے حوالہ سے موسوی مریم کی طرح محمدی مریم سے بھی فرمایا گیا ہے کہ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

مذکورہ بالا الہامی کلام جو موسوی مریم علیہ السلام اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہوا اِن سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے موسوی مریمؑ کو ایک زکی غلام بخشا اور پھر اُسے اپنا نشان رحمت، اپنا کلمہ قرار دینے کیساتھ ساتھ اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی رکھا تھا اور اُسے دنیا کیلئے ایک نشان بنایا تھا۔ بعینہٖ حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اولاً محمدی مریمی روحانی مقام و مرتبہ بخشا اور پھر آپؑ میں سچائی کی روح پھونک کر اور آپکی دُعاؤں، تضرعات اور روحانی توجہ کے نتیجہ میں موسوی مریم کی طرح چلہ ہوشیار پور میں آپ کو بھی ایک زکی غلام بخشا اور اِسے اپنا نشان رحمت، اپنا کلمہ، مسیحی نفس اور اُسے عیسیٰ قرار دیا۔ اِس نشان رحمت کے حوالہ سے موسوی اور محمدی مریم دونوں (مریموں) کو فرمایا گیا تھا کہ یہ بشارت قطعی اور اٹل (وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا) ہے۔ مزید برآں الہامی کلام کے علاوہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے فرمودات میں بھی اپنے بعد اپنے پیروکاروں کو ایک مسیح ابن مریم کے نزول کی خبر دے دی جیسا کہ آپؑ کے درج ذیل فرمودات سے ظاہر ہے:۔

(۱) ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُریّت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ ''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(۲) ''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرِّیّت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۳) ''ایک اُولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۳)

(۴) ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذُرِّیّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل اَز وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل اَز وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

"(۵) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبِع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اِس صورت میں بلاشبہ اُنکا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اِسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظِلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اِس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے مُتمِّم و مکمّل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

اُمید ہے اب میرے احمدی اور غیر احمدی بھائیوں کو علم ہو گیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ اِسی لیے نہیں بخشا تھا کہ اس مقام سے آگے آپؑ کو عیسوی مقام کی طرف منتقل کرنا تھا بلکہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام و مرتبہ اِس لیے بخشا تھا تا کہ موسوی مریم کی طرح آپؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت دی جائے اور اُسے محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا جائے۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق اِس محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کا حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد اُمت محمدیہ میں نزول ہو۔ اور پھر یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارا روحانی واقعہ موسوی اور محمدی سلسلہ میں اَکمل اور اَتم مشابہت پیدا کرنے کیلئے کیا ہے۔ یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مہدی کے بعد کسی اور نبی کی بجائے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی بشارت ہی کیوں دی تھی؟؟

[3] آنحضرت ﷺ کا امام مہدی کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئی فرمانے میں حکمت

آنحضرت ﷺ نے مہدی کے بعد کسی اور نبی کی بجائے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی جو پیشگوئی فرمائی ہے اِسکی دو بڑی وجوہات ہیں (اولاً) یہ ایک دقیق معرفت کا نکتہ ہے کہ جب کسی نبی یا رسول کی شریعت اُسکے فوت ہو جانے کے بعد بگڑ جاتی ہے۔ اور اُس کی اُمت اپنے نبی کی اصل تعلیم کو بدلا کر بے ہودہ اور بے جا باتیں اُسکی طرف منسوب کر دیتی ہے۔ اور ناحق افتراء کر کے یہ دعویٰ کر دیا جاتا ہے کہ وہ تمام کفریہ اور فاسد عقائد اُس نبی کی ہی تعلیم ہیں تو اُس نبی کے دل میں اُن فسادوں اور تہمتوں کو دور کرنے کیلئے ایک اَشد درجہ کی توجہ اور اعلیٰ درجہ کا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ آج کل جماعت احمدیہ قبرستان میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کے حوالہ سے بھی ہو چکا ہے) تب اُس

نبی کی روحانیت تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قائم مقام اُس کا زمین پر پیدا ہو۔آخری زمانہ میں یہ سب فساد اور باطل تثلیثی عقائد چونکہ عیسائیوں کی وجہ سے پیدا ہونے تھے۔غرض آخری زمانہ میں عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مکروفریب پر مبنی مذہبی نکتہ چینیاں اور عیسائیوں کی دجالیت کمال درجہ تک پہنچ جانی تھی اور مسیح کی پرستش اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلنی تھی۔اور یہ سب فساد عیسائی مذہب کی وجہ سے دنیا میں پھیلنے تھے۔لہٰذا یہ فاسد اور دجالی عقائد جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اُمت میں پیدا ہوئے اور بہت سارے اِفتراء جو اُنکی ذات اَقدس پر کیے گئے ہیں۔اِن تمام الزاموں کو دور کرنے کیلئے حضرت مسیح علیہ السلام کی روح کو ہی جوش آنا لائق تھا کہ آخری زمانہ میں اُنکا مثالی نزول ہو۔یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مہدی کے بعد کسی اور نبی کی بجائے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئی فرمائی تھی۔

(ثانیاً) دوسری وجہ یہ ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بعد آپکی قائم کردہ جماعت احمدیہ کو کچھ لوگوں نے یہودی صفت اور یہودی نما بنا دینا تھا۔ایک صدی قبل امام مہدی کے ظہور کے بعد مسلمانوں کے یہودی بننے میں اگر کوئی کمی اور کسر رہ گئی تھی تو اب حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک صدی بعد بلائے قادیان نے قبرستانی جماعت احمدیہ میں یہ کمی اور یہ کسر پوری کردی ہے۔آج قبرستانی جماعت احمدیہ اور دو(۲) ہزار سال پہلے والی یہودی جماعت کے درمیان (ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم۔ بقرہ۔۷۵) کا تقابل کر کے دیکھیں تو آپ کو جماعت احمدیہ قبرستان، دو ہزار سال پہلے والی یہودی جماعت کی ہو بہو نقل (copy) نظر آئے گی۔وہی جبری طور طریقے، وہی رنگ ڈھنگ، وہی نظم وضبط، وہی یہود یانہ تحریف اور کلمات کا اَدل بدل، وہی مرسلوں یعنی مجددین کا شدید انکار اور مخالفت، وہی عام یہودیوں کی طرح اَسیری اور وہی اخراج اور مقاطعہ کے طور طریقے وغیرہ۔اقبال نے شاید اِسی قبرستانی جماعت کے متعلق ہی کہا تھا کہ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو　　تم سبھی کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

می تواند شد یہودی می تواند شد مسیح کے محاورے کے مطابق جب کوئی قوم یا جماعت یہود یانہ رنگ میں رنگین ہوجاتی ہے تو پھر ایسی قوم میں اللہ تعالیٰ مسیحی انفاس وجود بھی پیدا فرما دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اُمت محمدیہ میں امام مہدی کے ظہور کے بعد اُسکی جماعت کو اُسکی جسمانی اولاد نے یہودیت کا چربہ بنا دینا تھا۔تبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مہدی کے ظہور کے بعد اُمت محمدیہ میں کسی اور نبی کی خبر دینے کی بجائے نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی عنایت فرمائی تھی۔یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کو اُس کی اولاد کا یہودی نما بنا دینا ہی مہدی کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی وجہ بنا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات سے بھی یہ ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ میں بعض لوگوں نے یہود یانہ رنگ اختیار کر لینا تھا۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ

تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً،قَالُوْا:مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟قَالَ:مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ (ترمذی کتاب الایمان۔حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری اُمت سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

(۲)عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا وَذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْ اجُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قُلْنَا:یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی،قَالَ: فَمَنْ؟ (بخاری کتاب الاعتصام۔حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۵)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اِس طرح پیروی کرو گے کہ سرِ مُو فرق نہ ہوگا۔اس طرح جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے اور اِن میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے ہم نے عرض کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا اور کس سے یعنی مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح بے غیرت اور اخلاقی اقدار سے دور ہو جائیں گے۔

(۳)عَنْ ثَعْلَبَۃَ الْبُھَرَانِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:یُوْشِکُ الْعِلْمُ اَنْ یُّخْتَلَسَ مِنَ الْعَالَمِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ،قَالُوْا:یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ یُخْتَلَسُ وَ کِتَابُ اللّٰہِ بَیْنَنَا نُعَلِّمُہٗ اَبْنَاءَنَا،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلتَّوْرَاۃُ وَالْاِنْجِیْلُ عِنْدَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَا یُغْنِیْ عَنْھُمْ۔ (اسد الغابہ صفحہ ۲۳۶۔حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۳)

حضرت ثعلبہ بہرانیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات اُنہیں سجھائی نہ دے گی۔صحابہؓ نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم کس طرح ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اِسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔اِس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ اُنہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

اے میرے احمدی اور غیر احمدی مسلمان بھائیو:۔پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امام مہدی کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی خبر دینے اور مذکورہ بالا احادیث سے یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت نے بھی بعد ازاں مکمل طور پر یہودیوں کا رنگ

اختیار کر لینا تھا۔ایک صدی قبل جب حضرت مرزا غلام احمدؑ کا بطور امام مہدی و مسیح موعود ظہور ہوا تھا تو اُس وقت بطور خاص مسلمان مولوی یہودیوں کا رنگ اختیار کیے ہوئے تھے۔ باقی اُمت محمدیہ ابھی یہودیوں کے رنگ میں نہیں رنگی تھی۔اُن میں کچھ نہ کچھ مسلمانی اور اسلام موجود تھا۔لیکن آج محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے ایک صدی کے بعد آپؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں یا رحمت اور قدرت کے نشان یا محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت حضرت مرزا صاحبؑ کی مقبوضہ جماعت احمدیہ مکمل طور پر یہودیوں کے رنگ میں رنگی جا چکی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا چربہ بن چکی ہے۔محمد اقبال کے اشعار ہر رنگ اور ہر زاویہ سے اِسی جماعت پر فٹ آ رہے ہیں۔ ۔۔فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

خاکسار نے اپنے اس مضمون میں کلیۃً یہ ثابت کر دیا ہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے وجود کو آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا تھا۔آپؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جس نے میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کوئی فرق کیا تو اُس نے نہ مجھے دیکھا ہے اور نہ ہی مجھے پہچانا ہے۔آپؑ نے سورۃ جمعہ کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ۱۸۹۱ء میں اپنے موعود مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔آپؑ کے دعویٰ کے بعد ۱۸۹۴ء میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی خسوف وکسوف کے مطابق سچے امام مہدی کی صداقت کا یہ نشان بھی آسمان پر ظاہر ہو گیا۔اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جس طرح آجکل قبرستانی جماعت احمدیہ کے بعض مولوی یہ شور ڈالتے پھر رہے ہیں یا یہ کذب بیانی کرتے پھر رہے ہیں کہ مہدی سے متعلق تمام احادیث نعوذ باللہ مجروح اور مخدوش ہیں۔یہ اِن مولویوں کا صرف جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ دراصل یہ قبرستانی مولوی یا بلائے قادیان کے ایجنٹ اپنی کذب بیانیوں کو چھپانے کیلئے یہودیوں کی طرح بکواس کرتے پھر رہے ہیں۔ اِسی نشان کے حوالہ سے آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔۔ ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا　　مہر و ماہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

مذکورہ بیّن اور قطعی براہین کے بعد اِس میں ایک ادنیٰ سا بھی شک نہیں رہتا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اوّل اور بزرگ دعویٰ امام مہدی ہونے کا تھا۔علاوہ اِسکے خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی پر بھی روشنی ڈال دی ہے کہ اُمت محمدیہ میں اِس پیشگوئی کے مطابق محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نزول کس طرح ہونا تھا؟اور اس سوال کے جواب پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے ظہور کے بعد کسی اور نبی کی بجائے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی ہی پیشگوئی کیوں فرمائی تھی؟ وَهُوَ الْمُرَادُ ۔

قبرستانی جماعت احمدیہ یا بلائے قادیان کے ایک غیر متقی ایجنٹ

اور نام نہاد جری اللہ کی بونگیاں اور اِنکا جواب

خاکسار کے دعویٰ کے بعد آجکل قبرستانی مولویوں کو کچھ سُجھائی نہیں دے رہا اور وہ عجیب وغریب حرکتیں اور طرح طرح کے شوشے چھوڑتے پھر رہے ہیں۔یہ لوگ خاکسار کی مخالفت میں جماعت احمدیہ یعنی امام مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بنیادی عقائد سے بھی رُوگردانی کر چکے ہیں۔اِنکا یہ حال دیکھ کر مجھے اکثر میاں محمد بخشؒ کا یہ پنجابی شعر یاد آجاتا ہے۔وہ فرماتے ہیں ؎

پھَس گئی جان شکنجے اَندر جیوں ویلن نوں گنا رَو نوں کہ ہُن وِچ رَہ ہُن رَویں تے مناں

ایک قبرستانی مولوی جری اللہ صاحب (اب یہ علم نہیں کہ جری اللہ اِس کا اصل نام ہے یا کوئی قلمی نام ہے) کا ایک مضمون اِس قابل تو نہیں تھا کہ اس پر کوئی تبصرہ کیا جاتا کیونکہ اِس نے جگہ جگہ اپنے مضمون میں کذبیانیوں سے کام لیا ہے۔ مزید برآں مولوی کا یہ مضمون خبر دیتا ہے کہ یا تو یہ لوگ حضرت مرزا صاحبؑ کے عقائد کو جانتے ہی نہیں ہیں اور یا پھر دیدہ و دانستہ حضرت مرزا صاحبؑ کے مرتد ہو چکے ہو۔ بہرحال اپنے مضمون کے بعد مجھے چنداں ضرورت نہیں تھی کہ میں اِس مولوی کی کذب بیانیوں اور تضادات سے پُر جھوٹ کے اِس پلندے پر کچھ لکھتا۔ لیکن پھر بھی اَفادۂ عام کیلئے اِسکے چیدہ چیدہ جھوٹوں پر اپنی گذارشات پیش کرتا ہوں۔ یہ مضمون کے آغاز میں لکھتے ہیں:۔

☆☆ ''جیسا کہ آپکے علم میں ہوگا کہ [عبدالغفار جنبہ] کا دعویٰ [20 فروری 1886] کے اشتہار میں جو مرزا صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی تھی اُنکے (یعنی خاکسار کے) بقول اِس پیشگوئی کے مصداق عبدالغفار صاحب ہیں۔ اِسکے علاوہ یہ اُنکا دعویٰ ہے کہ [مرزا صاحب نے جس قرآنی علم پاکر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی تھی اور حدیث میں آنے والے مسیح کا ذکر کیا تھا تو اِس آنیوالے شخص کا مصداق عبدالغفار صاحب ہیں] اور اِس سلسلے میں یہ ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ [وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں (یعنی محمد ﷺ) درمیان میں امام مہدی اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہونگے]

مولوی صاحب آگے لکھتے ہیں:۔ تو آیئے اُنکے دعویٰ نمبر 2 پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔ اور اس روایت کا مختصراً جواب یہ ہے کہ اصل روایت یہ ہے کہ ''وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر پر عیسیٰ ابن مریم ہونگے'' اِسی روایت کو حضور نے بھی تحریر فرمایا ملاحظہ فرمائیں (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 369)''

جواباً گذارش ہے کہ جہاں تک حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کی وفات کا تعلق ہے تو جیسا کہ خاکسار اپنے مضمون میں بتا چکا ہے کہ بلاشک وشبہ امام مہدی و مسیح موعودؑ نے قرآن کریم سے مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کی تھی لیکن آپؑ سے بھی پہلے ۱۸۸۲ء میں سرسیّد احمد خاں نے اپنی فہم وفراست کے ذریعہ اپنی تفسیر میں لکھ دیا تھا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ زندہ آسمان کی طرف نہیں اُٹھائے گئے بلکہ وہ دیگر انسانوں کی طرح فوت ہوگئے ہیں اور اِس کا حوالہ گذشہ صفحات میں دیا جا چکا ہے۔

(ثانیاً) امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اربعین روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۹ پر یہ ضرور لکھا ہے ''کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ اُمت ہے جس کے اوّل سر میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے''۔ حضورؑ کی پیش کردہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ اِسی طرح جو حدیث خاکسار نے پیش کی ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے۔ اور اِسکی دو وجوہات ہیں:۔

(اوّل وجہ) یہ حدیث [عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَھْلُكَ اُمَّة اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَعِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا وَالْمَھْدِیُّ وَسَطِھَا ۔''] (کنز العمال ۲ / ۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر ۵۷۰ صفحہ ۴۰۲)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ

بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔] جماعت احمدیہ قادیان کی آفیشل احادیث کی کتاب حدیقۃ الصالحین کے ۱۹۶۷ء کے ایڈیشن کے صفحہ ۴۰۲ پر لکھی گئی تھی۔ بعدازاں حدیقۃ الصالحین کے موجود ایڈیشنوں میں سے یہ حدیث نکال دی گئی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ حدیث موضوع، مردود اور مخدوش تھی تو پھر قبرستانی جماعت احمدیہ قادیان یعنی بلائے قادیان کے نام نہاد خلفاء اور علماء نے اِسے اپنے مجموعہ احادیث میں کیوں شامل کیا تھا؟؟

جماعت احمدیہ قادیان کا اِس حدیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں شامل کرنا اِس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ یہ حدیث بھی بالکل صحیح ہے۔ اگر یہ حدیث موضوع اور مردود ہوتی تو جماعت احمدیہ قادیان کے ارباب واختیار اِس حدیث کو کبھی بھی اپنے مجموعہ احادیث میں شامل نہ کرتے۔ لیکن بعدازاں جب اِنہوں نے سوچا کہ اس حدیث میں امام مہدی کے بعد مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا ذکر ملتا ہے اور چونکہ جماعت احمدیہ قادیان میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی (زکی غلام مسیح الزماں یا محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم) کے حوالہ سے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے عملاً مہدی کے بعد کسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا قصہ ختم کر دیا ہوا ہے۔ تو پھر اِنہوں نے اِس صحیح حدیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں سے صرف اِس لیے نکال دیا تا کہ آئندہ جماعت احمدیہ میں کہیں امام مہدی کے بعد کوئی مدعی بطور محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے کھڑا ہی نہ ہو جائے۔ یہ بھی اِن قبرستانی مولویوں کی یہود یانہ تحریف کی ایک زندہ مثال ہے۔

(دوسری وجہ) خاکسار کی پیش کردہ حدیث کی صداقت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اِسکی تائید میں خاکسار نے ایک اور حدیث نقل کی ہے جو کہ حضرت امام جعفر صادقؓ نے اپنے پردادا حضرت امام حسینؓ سے روایت کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

''عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا۔۔۔ کَیْفَ تَھْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَھْدِیُّ وَسْطُھَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِكَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْھُمْ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

☆☆ مولوی جری اللہ صاحب آگے لکھتا ہے کہ ''جب سورۃ الجمعہ نازل ہوئی آپ ﷺ سورۃ الجمعہ کی تلاوت فرما رہے تھے جب آیت آئی ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ'' تو صحابہ کرام نے عرض کی۔۔۔ اِس آیت کی جو تشریح نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی اِسکے مطابق ''آنے والا مسیح ایک ہی تھا۔۔۔''

جواباً گذارش ہے کہ یہاں پر یہ مولوی صاحب پھر جھوٹ بول رہے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے وقت کسی مسیح کا ذکر نہیں فرمایا تھا بلکہ صرف اپنی بعثت ثانیہ یا اپنے کسی بروز یا مثیل کا ذکر فرمایا تھا اور اِس آیت کا ذکر گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

☆☆ یہ مولوی آگے لکھتا ہے۔ ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کے متعلق جتنی بھی روایات ہیں وہ

مخدوش ہیں۔۔۔۔۔مگر ''نزول امام مہدی'' یا ''خروج امام مہدی'' کا کوئی باب نہیں باندھا۔''

جواباً گذارش ہے کہ مہدی سے متعلق تمام روایات مخدوش نہیں ہیں؟؟ مہدی سے متعلقہ احادیث کے بارے میں بھی یہ مولوی نام نہاد جری اللہ صاحب جھوٹ بول رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اِن سب کو مخدوش قرار دیا ہے۔ جیسا کہ خاکسار اپنے مضمون میں مفصل ذکر کر چکا ہے کہ امام مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ۱۸۹۱ء میں اپنے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ آپکے دعوے کے تین سال بعد ۱۸۹۴ء میں دارقطنی کی حدیث کے مطابق آنحضرت ﷺ کا بیان فرمودہ سچے مہدی کی صداقت کا وہ عظیم الشان خسوف وکسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگیا۔ اگر مہدی کے حوالہ سے خسوف وکسوف کی حدیث مخدوش تھی تو پھر اِس حدیث کو حضورؑ نے اپنے دعویٰ مہدویت کی سچائی کے حق میں مخالفین کے آگے کیوں پیش کیا تھا جس کا گذشتہ صفحات میں تفصیل کیساتھ ذکر ہو چکا ہے؟ اور اگر یہ حدیث مخدوش ہے تو یہ حدیث حدیقۃ الصالحین کے علاوہ قبرستانی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں جا بجا کیوں موجود ہے؟؟؟ میرا قبرستانی احمدیوں سے سوال ہے کہ وہ اس مولوی اور دیگر قبرستانی مولویوں سے پوچھیں۔۔۔کہ کیا وہ امام مہدی ومسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پیروکار ہیں یا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے پیروکار؟؟؟

☆☆ یہ مولوی صاحب آگے لکھتے ہیں۔ ''مزید مستند احادیث میں صراحت ہے کہ ''دونوں ایک ہی شخص ہیں'' جیسے ''لَا المهدی اِلا عیسیٰ ابن مریم'' (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزماں)۔۔۔۔۔کیا یہ سب نہیں بتلاتی کہ وہ آنیوالا ایک ہی شخص ہے؟''

آنحضرت ﷺ کے فرمودہ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ کی وضاحت:۔ جواباً گذارش ہے کہ ابن عباسؓ اور امام جعفرؒ سے مروی آنحضرت ﷺ کے فرمودات کے مطابق امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم دو الگ الگ وجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے مطابق اُمت کے وسط میں امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور آخری زمانے میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے۔ ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے امام مہدی علیہ السلام کو عیسیٰ بھی قرار دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔

''عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:۔۔۔لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ۔'' (ابن ماجہ کتاب الفتن) حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے۔ دنیا اخلاقی پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص وبخل میں ترقی کرتے چلے جائیں گے اور صرف برے لوگوں پر ہی قیامت آئے گی اور کوئی مہدی نہیں مگر عیسیٰ ابن مریم۔

اے احمدی بھائیو! اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ایک ہی وجود ہے یا دونوں الگ الگ وجود ہیں؟؟ اگر یہ ایک ہی وجود تھا تو پھر پیارے نبی ﷺ نے یہ کیوں فرمایا کہ ''وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے''۔ جو وجود درمیان میں مبعوث ہوگا وہ آخر پر مبعوث ہونیوالا نہیں ہوسکتا۔ اور جو آخر پر مبعوث ہوگا، وہ

درمیان میں مبعوث ہونیوالا وجود نہیں ہوسکتا۔اور اگر یہ دونوں الگ الگ وجود ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ نے کس مفہوم میں یہ فرمایا تھا کہ ''وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ۔''اورنہیں مہدی مگر عیسیٰ ابن مریم۔

جیسا کہ خاکسار نے مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے مطابق آپکے بعد مبعوث ہونے والے دو(۲) وجود ہیں۔اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں وجود اپنی اپنی صدیوں کے موعود مجدد ہونگے۔اور یہ یاد رکھیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا ہر نبی مہدی ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پاکر لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے حوالہ سے سورۃ انبیاء میں فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ

(الانبیاء۔۷۴)اور ہم نے اُنہیں (نبیوں کو) امام بنایا۔وہ ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور ہم اُنکی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کرتے تھے۔اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔

اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ایک مجدد بھی اپنے وقت میں ایک طرح کا اُمتی نبی ہوتا ہے۔جیسا کہ حضرت مرزا صاحبؑ اِس حوالہ سے فرماتے ہیں:۔۔۔۔''نبی کے لفظ سے اِس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیّہ حاصل کرے اور تجدید دین کیلئے مامور ہو۔یہ نہیں کہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق جائز نہیں جب تک اُس کو اُمتی بھی نہ کہا جائے۔جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست۔''(تجلّیات اِلٰہیّہ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۱ حاشیہ)

لہٰذا جس طرح نبی اپنے وقت کا امام مہدی ہوتا ہے اِسی طرح ایک مجدد بھی اپنے وقت کا امام مہدی ہوتا ہے۔اِس سے آنحضرت ﷺ کے فرمودہ ''وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ '' کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ مذکورہ دونوں موعود وجود اپنی اپنی صدیوں کے اپنے اپنے وقت کے مہدی بھی ہونگے اور عیسیٰ ابن مریم بھی ہونگے۔جیسا کہ خاکسار گذشتہ صفحات میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کے امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کے دعاوی کے دلائل تفصیل کیساتھ لکھ چکا ہے۔اب جہاں تک خاکسار کے دعویٰ کا تعلق ہے تو خاکسار کا اوّلین اور بنیادی دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں یا موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد اُمت میں نزول فرمانے والے موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم نے عیسیٰ ہونے کیساتھ ساتھ اپنے وقت کا امام مہدی بھی ہونا تھا۔علاوہ اِسکے حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد ثانی کے متعلق پرانا عہدنامہ اور نیا عہدہ نامہ میں اِس طرح اخبار دی گئی ہیں:۔

پرانا اور نیا عہد نامہ۔۔حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کی بعثت ثانیہ۔۔خسوف وکسوف

(۱) کتاب یوایل۔''سورج اور چاند تاریک اور ستارے بے نور ہوجائیں گے(باب ۲=آیت ۱۱)

(۲) کتاب یوایل۔''سورج اور چاند تاریک ہوجائیں گے اور ستاروں کا چمکنا بند ہوجائے گا۔''(باب ۳=آیات ۱۵)

(۳) مرقس۔''مگر ان دنوں میں اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔o اور آسمان سے ستارے

گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں گی۔o اور اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کیساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔o اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی اِنتہا سے آسمان کی اِنتہا تک چاروں طرف سے جمع کریگا۔o ''(مرقس باب۔ ۱۳ آیات۔ ۲۴ تا ۲۷)

(۴) لوقا۔ ایک دوسری جگہ پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے متعلق فرماتے ہیں۔۔۔۔

''اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنیوالی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اسلئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اُس وقت لوگ ابن مریم کو قدرت اور بڑے جلال کیساتھ بادل میں آتے دیکھیں گی۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اُوپر اُٹھانا اسلئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی۔'' (لوقا، باب ۲۱ آیات، ۲۵ تا ۲۸)

(۵) متی۔ ''اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُسکے شاگردوں نے الگ اُسکے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہونگی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبردار! کوئی تُم کو گمراہ نہ کردے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ اور تُم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا! کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قَوم پر قَوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہونگی۔ اُس وقت لوگ تُم کو اِیذا دینے کیلئے پکڑوائیں گے اور تُم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تُم سے عداوت رکھیں گی۔ اور اُس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے۔ اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور بہتیروں کو گمراہ کرینگے۔ اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کیلئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا۔'' (متی۔ باب نمبر ۲۴۔ آیات ۴ تا ۱۴)

☆☆ اے برادران اسلام:۔ آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ خسوف وکسوف کی خبر قرآن کریم میں اِس طرح آئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۔ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (قیامت۔ ۹، ۱۰) اور چاند کو گرہن ہوگا۔ اور سورج اور چاند (گرہن کی صورت میں) اَکھٹے کردیئے جائیں گے۔

خاکسار نے سب سے پہلے اپنا دعویٰ اپریل ۱۹۹۳ء میں جناب مرزا طاہر احمد صاحب کے آگے پیش کیا تھا۔ دوسرا مفصل خط ۲۲ رفروری ۱۹۹۷ء کو لکھا گیا جس میں خاکسار نے اپنے دعوے کی تفصیل بھی بیان کردی۔ اِسی سلسلہ میں خاکسار کا تیسرا اور آخری خط ۲ رمئی ۲۰۰۲ء کو لکھا گیا تھا۔ اور پھر خاکسار کے دعویٰ کے بعد قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی خسوف وکسوف کے مطابق ماہ رمضان میں چاند گرہن ۱۳ رمضان ۱۴۲۴ھ (۸ رنومبر ۲۰۰۳ء) اور سورج گرہن ۲۸ رمضان ۱۴۲۴ھ (۲۳ رنومبر ۲۰۰۳ء) کو گرہن کی صورت

میں چاند اور سورج اَکھٹے کر دیئے گئے تھے اور آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ''وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ ۔'' اور نہیں مہدی مگر عیسیٰ ابن مریم۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اُمت محمدیہ میں جو دو (۲) موعود وجود ظاہر ہونگے وہ اپنی اپنی صدیوں اور اپنے اپنے وقت میں دونوں امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونگے۔

☆☆ مولوی صاحب صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:۔۔۔ ''ناظرین کرام! (بالخصوص عبدالغفار صاحب کے پیروکار) جیسا کہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمدؑ نے واضح فرمایا ہے کہ ''مہدی کی روایات یعنی جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ مہدی کوئی الگ شخص ہوگا وہ سب کی سب روایات مخدوش ہیں'' تو کیا اب جنبہ صاحب کا دعویٰ غلط نہ ہوگا کہ ''مرزا صاحب امام مہدی ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم'' جب کہ مرزا صاحب نے واضح اور صریح طور پر بیان فرمایا کہ ''میں ہی وہ مسیح ابن مریم ہوں جس کا آنحضرت ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔''

جواباً گذارش ہے کہ خاکسار نے بہت تفصیل کیساتھ گذشتہ صفحات میں ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اوّلین اور بزرگ دعویٰ امام مہدی ہونے کا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ بشمول عیسیٰ ابن مریم ہونے کے وہ تمام انبیاءؑ کے ظل اور بروز بھی تھے۔

(ثانیاً) خاکسار نے گذشتہ صفحات میں خسوف وکسوف سے متعلقہ دارقطنی کی اُس حدیث کا حوالہ بھی پیش کیا ہے جس کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ مہدویت سچا ثابت ہوا تھا۔ اور اِس حدیث میں مہدی کے علاوہ کسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اب قبرستانی مولویوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالف مولویوں کا رنگ اور رول اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَجِعُوْنَ۔

☆☆ مولوی صاحب صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں:۔۔۔ ''احادیث میں جس مسیح ابن مریم کا ذکر ہوا ہے کہ ''وہ آئے گا اِس کا مصداق حضرت مرزا صاحب خود کو بنا رہے ہیں تو عبدالغفار صاحب کیسے ہو سکتے ہیں کہ میں ہی وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں جس کا احادیث میں ذکر ہے۔''

(۱) اے احمدی بھائیو! اِس خبیث اور یہودی مولوی صاحب سے پوچھو کہ چلہ ہوشیاپور میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو جس نشان رحمت اور زکی غلام کی بشارت ملی تھی اور جسے اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام میں مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہوا ہے۔ کیا یہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم بذات خود حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ اِسکی بشارت کی تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مبارک باد دی گئی تھی کہ ؎ زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید (تذکرہ صفحہ ۶۸۴)

خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اے (محمدی) مریم (مرزا غلام احمد) تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

☆☆ اس مولوی اور نام نہاد جری اللہ سے پوچھیں کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بشارت دیا گیا موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم اُسے کیوں نظر نہیں آ رہا؟؟؟؟

(۲) اسی موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق محمدی مریم اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں فرماتی ہے:۔

''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام

سے بھی پکارا ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

☆☆ اے میرے احمدی اور غیر احمدی مسلمان بھائیو!! سچ کہا جاتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ آپ اپنے اِس مولوی سے پوچھیں کہ یہ موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم کون ہے جس کا نزول حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بعد ہونا تھا؟؟ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(اگر چمگادڑ دِن میں نہیں دیکھ سکتی تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے؟)

☆☆ یہ مولوی نام نہاد جری اللہ صاحب صفحہ ۱۲ کے آخر پر لکھتے ہیں:۔۔۔’’عبدالغفار صاحب آپ ایک طرف تو مرزا صاحب کو اُمتی نبی مان رہے ہیں اور دوسری طرف حضور کے دعویٰ کا انکار کر کے عیسیٰ ابن مریم خود کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ کھلا کھلا تضاد نہیں ہے؟‘‘

جواباً گذارش ہے کہ یہ مولوی بذات خود جھوٹ بول کر اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہام اور آپکے فرمودات کا انکار کر کے لوگوں کو کھلا کھلا دھوکہ دیتا پھر رہا ہے اور دوسری طرف کھلے کھلے تضاد کا جھوٹا الزام خاکسار پر لگا رہا ہے۔ یہ جھوٹا مولوی آنحضرت ﷺ کی علمائے اُمت کے بگڑنے کی مبارک اور سچی احادیث کے مضمون کو اپنے وجود میں سچا ثابت کر کے ہمیں دکھا رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اُمت کے مولویوں کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ سچ فرمایا تھا۔ جیسا کہ آنحضرتؐ اپنی اُمت کے مولویوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَ لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰی عُلَمَآءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِیْهِمْ تَعُوْدُ۔ رَوَاہُ الْبَیْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔ (مشکوٰۃ کتاب۔ کنز العمال۔ حدیقۃ الصالحین۔ حدیث نمبر ۹۱۲ صفحہ ۸۵۲)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اِن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اِن میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے۔

(۲) تَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فَزَعَةٌ فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآءِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِیْرُ۔ (کنز العمال۔ حدیقۃ الصالحین۔ حدیث نمبر ۹۱۳ صفحہ ۸۵۳) آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور اِنتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ اُنہیں بندروں اور سوٴروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی اُن علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔

جیسا کہ خاکسار اپنے مضمون کے آغاز میں بتا چکا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ بلا شک وشبہ اِمام مہدی و مسیح موعود اور سچے اُمتی نبی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جس زکی غلام اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کی آپؑ کو خبر دی تھی یا امام مہدی کے بعد جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی نبی پاک ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ وہ وجود حضرت مرزا صاحبؑ بذات خود نہیں تھے بلکہ وہ موعود وجود محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا روحانی ''فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' ہے۔

☆☆ مولوی صاحب صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں:۔۔۔ ''جنبہ صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ''حدیث میں جو آیا ہے ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ'' اور ''يَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً'' اور ''فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ'' یہ الگ مسیح ہے جس کا مصداق میں ہوں۔''

اے احمدی بھائیو! خاکسار نے مولوی صاحب کے اس اعتراض کا بھی بفضل اللہ تعالیٰ انتہائی مدلل اور جامع جواب اپنے درج ذیل مضامین میں دیا ہوا ہے:۔ (۱) مضمون نمبر ۱۱۳ ''موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ کی حقیقت''

(۲) مضمون نمبر ۱۲۰ ''آنحضرت ﷺ کی قبر میں دفن ہونے سے کیا مراد ہے؟؟''

(۳) مضمون نمبر ۱۲۲ ''آنحضرت ﷺ کے فرمودہ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کی وضاحت''

خطبہ جمعہ۔۔ مورخہ ۲۶؍اکتوبر ۲۰۱۸ء ''حضرت مرزا صاحبؑ کا اوّل اور بزرگ دعویٰ امام مہدی ہونے کا تھا''

خطبہ جمعہ۔۔ مورخہ ۳؍اگست ۲۰۱۸ء ''موعود زکی غلام مسیح الزماں کے دو خواب اور اُنکی تعبیریں''

ویب سائٹ (alghulam.com) پر خاکسار کے بہت سارے ایسے سوال و جواب کے پروگرام موجود ہیں جن میں خاکسار نے اِن سوالوں کا مفصل جواب دیا ہوا ہے۔

☆☆ یہ مولوی نام نہاد جری اللہ صاحب صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں:۔۔۔ ''اِسکے بعد دوسری روایت ''يَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً'' اِس روایت کو جنبہ صاحب مکمل تو دیکھیں اس میں تو ''يَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ'' کے بھی تو کام بیان ہوئے ہیں ناں جو آپ کو نظر نہ آئے۔ دیکھیں (سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب ذکر الدجال)''

يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ کی حقیقت:۔ جواباً گذارش ہے کہ حدیث کے الفاظ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ خاکسار کو بڑی اچھی طرح نظر آتے ہیں اور میں نے اپنے مضامین اور تقاریر میں اِن الفاظ پر بخوبی روشنی بھی ڈالی ہوئی ہے۔ اب چونکہ مولوی جری اللہ نے بھی اِن الفاظ کی طرف خاکسار کی توجہ مبذول کروائی ہے لہٰذا اِن کیلئے دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ کے الفاظ کا صرف اتنا مطلب ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم خنزیر صفت لوگوں کو بذریعہ دلائل ہلاک کرے گا۔ واضح رہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے زمانے میں خنزیر صفت مولویوں کو بذریعہ دلائل ہلاک کیا تھا اور آج آپکا روحانی فرزند دِلبند گرامی اَرجمند اپنے زمانے کے خنزیر صفت مولویوں کو بذریعہ دلائل ہلاک کر رہا ہے۔ سُنا ہے کہ ایک دفعہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے قائم کردہ مدرسہ جامع احمدیہ میں اپنے مولویوں اور مربیوں کو کچھ نصائح کرنے کیلئے

تشریف لے گئے۔دوران خطاب اُس نے اپنے مولویوں سے کہا کہ تم مخالفوں پر سوٴروں کی طرح حملہ کیا کرو۔مرزا محمود احمد کا یہ ایک ایسا بیان ہے جو کہ قبرستانی جماعت میں زبان زدِ عام ہے۔

اے مولوی نام نہاد جری اللہ صاحب! خنزیر کی دو بڑی گندی صفات ہوتی ہیں۔ایک تو یہ غلیظ اور غلاظت خور جانور ہے اور دوسرا بڑا ضدی ہے اور اپنے حملے میں یہ پیچھے نہیں مڑتا یعنی پسپائی اَختیار نہیں کرتا۔مرزا محمود احمد نے بھی سوٴر کی اِسی صفت کی وجہ سے اپنے مولویوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم بھی اپنے مخالف پر سوٴر کی طرح حملہ کیا کرو۔یعنی تم کبھی بھی اپنے مؤقف (جھوٹا یا سچا) سے پیچھے نہ ہٹا کرو۔خاکسار کو بخوبی علم ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کی نظر میں اُس کے مولویوں کی حیثیت کیا تھی جنہیں وہ سوٴروں کی طرح حملہ کرنے کی نصائح فرما رہے تھے؟ اے نام نہاد جری اللہ مولوی صاحب آپکی بھی یہی اوقات ہے۔

علاوہ اِسکے ایک خطبہ جمعہ میں آپکے اس خود ساختہ مصلح موعود نے جناب مولانا ابوالعطاء صاحب (جو اُس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے) کے متعلق کہا تھا کہ ”یہ طاعون کے چوہے ہیں۔اِنہیں بلوں سے نکال کر پاؤں کے نیچے مسل دینا چاہیے۔مولوی صاحب۔اگر آپ کو میرے اِس بیان میں کوئی شک ہو تو مولوی صاحب کے صاحبزادے عطاالمجیب راشد صاحب امام مسجد لندن سے میرے الفاظ کی تصدیق کروالینا۔وہ میرے اِس بیان کی ضرور تصدیق کریں گے۔

(ثانیاً) یہ جو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے مولویوں کو کہا تھا کہ تم اپنے مخالفوں پر سوٴروں کی طرح حملہ کیا کرو۔یہ اُنہوں نے بالکل سچ کہا تھا کیونکہ اُن سے زیادہ اپنے قبرستانی مولویوں کی اوقات اور حقیقت کو کون جانتا تھا؟ واقعی اس وقت قبرستانی مولویوں کا رویہ بالکل نہ صرف یہودیوں جیسا ہے بلکہ جنگلی سوٴر بھی شاید اِنہیں دیکھ کر شرما جائیں۔میرے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے زمانے میں نبی پاک ﷺ کی حدیث کے مطابق خنزیر صفت مولویوں کو بذریعہ دلائل ہلاک کیا تھا اور آج آپکے موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی موعود محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم نے حدیث کے مطابق اپنے زمانے کے یہودی صفت اور خنزیر صفت قبرستانی مولویوں کو نہ صرف بذریعہ دلائل تہ تیغ کر دیا ہے بلکہ مزید تہ تیغ کرتا چلا جا رہا ہے۔۔۔۔اکرم خالد صاحب۔۔صرف دیکھتا جا اور شرماتا جا ؎

اِک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا تُجھ کو سب قُدرت ہے اے رّب الوریٰ!

حق پرستی کا مِٹا جاتا ہے نام اِک نشاں دکھلا کہ ہو حجت تمام

نام نہاد مولوی اور نام نہاد جری اللہ صاحب آپکا یہ مضمون جو کہ نہ صرف آپکی کذب بیانیوں اور تضادات کا مجموعہ ہے بلکہ آپکی بونگیوں سے بھی بھرا ہوا ہے۔آپکا یہ مضمون اِس قابل نہیں تھا کہ خاکسار اِس پر کوئی تبصرہ کرتا کیونکہ قبرستانی احمدی جنہیں بلائے قادیان نے ایک صدی سے عقیدت کے ٹیکے لگا لگا کر مخمور کیا ہوا تھا وہ اب دن بدن آپ ایسے یہودی صفت اور خنزیر صفت مولویوں کے چنگل سے نکلتے جا رہے ہیں۔لیکن پھر بھی خاکسار نے آپکی چند بے سرو پا جھوٹ پر مبنی باتوں کا پوسٹ مارٹم کیا ہے تا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اِسے ہمیشہ بطور ریکارڈ یاد رکھا جائے۔واضح رہے کہ خاکسار قبرستانی مولویوں کو زبانی کلامی یہودی صفت اور خنزیر صفت نہیں کہتا بلکہ یہ دجل اور فریب

کاریوں میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ نہ صرف یہودی اِن سے شرمائیں گے بلکہ اگر کسی جنگلی سؤر کی بھی اِن سے مڈبھیڑ ہوگئی تو وہ بھی اِنہیں دیکھ کر بھاگ جائے گا۔اور یہ سب کچھ اِن کے خودساختہ مصلح موعوداور اُسکے جانشینوں کی صدسالہ تعلیم وتربیت کا نتیجہ ہے۔

خاکسار

مردحق کی دُعا (اَسداللہ)

عبدالغفار جنبہ۔۔کیل، جرمنی

موعودزکی غلام مسیح الزماں (موعودمجددصدی پانزدہم)

آزادی سب کیلئے۔۔۔غلامی کسی کیلئے نہیں

مورخہ ۲ر دسمبر ۲۰۱۸ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود اما بعد فاعوذباللہ من الیشطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

واخرین منھم لما یلحقوبھم وھو العزیز الحکیم۔

معزز قارئین کرام ! جیسا کہ آپ کے علم میں ہو گا کہ {عبدالغفار صاحب جنبہ} کا دعویٰ {20فروری1886} کے میں جو مرزا صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی تھی انکے بقول اس پیشگوئی کے مصداق عبدالغفار صاحب ہیں۔اس کے علاوہ یہ انکا دعویٰ ہے کہ {مرزا صاحب نے جس قرآنی علم کو پاکر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی تھی اور حدیث میں آنے والے مسیح کا ذکر کیا تھا تو اس آنے والا شخص کا مصداق عبدالغفار صاحب ہیں} اور اس سلسلے میں یہ ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ {وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں (یعنی محمد رسول اللہ صلعم) درمیان میں امام مہدی اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہونگے}

تو آیئے انکے دعویٰ نمبر2 پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔۔اور اس روایت کا مختصراً جواب یہ ہے کہ اصل روایت یہ ہے کہ "وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر پر عیسیٰ ابن مریم ہوں" اسی روایت کو حضور نے بھی تحریر فرمایا ملاحظہ فرمائیں (روحانی خزائن جلد17 صفحہ369) اب آتے ہیں اصل موضوع کیطرف۔

جب سورۃ الجمعہ نازل ہوئی آپ صلعم سورۃ الجمعہ کی تلاوت فرمارہے تھے جب آیت آئی "واخرین منھم لما یلحقوبھم" توصحابہ کرام نے عرض کی کہ "یارسول اللہ یہ آخرین کون لوگ ہونگے"؟تونبی اکرم صلعم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پرہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھٰؤلاء" یعنی اگرایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیاتوان میں۔سے ایک۔ شخص یا کئی اشخاص اسکوواپس لے آئیں گے۔(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ زیر آیت واخرین منھم نیز صحیح مسلم کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ زیر آیت واخرین منھم)

اس آیت کی جو تشریح نبی اکرم صلعم نے بیان فرمائی اس کے مطابق "آنے والا مسیح ایک ہی تھا (حضور نے بھی یہ ہی بات بیان فرمائی ہے کہ آنے والا شخص ایک ہی تھا دیکھیں روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 2 حاشیہ)اور {اہل فارس} سے ہونا تھا کئی احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ "مہدی "اور مسیح ایک ہی وجود کے دو روحانی نام ہیں

ملاحظہ فرمائیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب علیہ السلام نے فرمایا کہ "مہدی کے متعلق جتنی بھی روایات ہیں وہ مخدوش ہیں(اصل تحریر اور حوالہ نیچے)"اورانہوں نے وضاحت بھی کی کہ "عباسیوں کے دور میں ایسی روایات گھڑی گئی" جاوید احمد غامدی صاحب کا بھی بالکل یہ ہی بیان ہے۔۔مزید یہ کہ جو پائے کے چوٹی کے محدثین تھے انہوں نے مہدی کی روایات کو کیا اپنی صحیح میں لکھا؟

یعنی بخاری و مسلم اور پھر ان کے استاد امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا میں ؟ بالکل بھی نہیں لکھا کوئی باب نہیں "نزول عیسیٰ ابن مریم" کا باب تو ہے مگر "نزول امام مہدی" یا "خروج امام مہدی" کا کوئی باب نہیں۔

مزید مستند احادیث میں صراحت ہے کہ "دونوں ایک ہی شخص ہیں" جیسے "لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم" (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان) نیز "یوشک من عاش ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مھدیا وحکما عدلا" (مسند احمد بن حنبل) نیز حضرت عائشہ کی روایت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی کی توضیع بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں "فانہٗ ینزول عیسیٰ ابن مریم حکما عدلا اماما مقسطا" (تفسیر یحییٰ بن سلام سورۃ الاحزاب زیر آیت ماکان محمد ابا احد۔الخ)

کیا یہ سب نہیں بتلاتی کہ وہ آنے والا ایک ہی شخص ہے ؟

لاالمہدی الا عیسیٰ ابن مریم والی روایت کو حضور نے بھی کافی مقامات پر بیان فرما کر اسکی تصدیق فرمائی لہٰذا ملاحظہ فرمائیں (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379۔روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 236۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 308۔روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 146۔220۔379۔383۔393۔روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 44۔466۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 2)

امام مہدی کوئی الگ وجود نہیں ہوگا اس کے متعلق مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ ان کا اعتبار نہیں" بعض ائمہ نے ان حدیثوں کے ابطال کے لئے خاص کتابیں لکھی ہیں اور بڑے زور سے ان کو رد کیا ہے اور جب کہ یہ حال ہے کہ خود مہدی کا آنا ہی معرضِ شک اور شبہ میں ہے تو پھر ابدال کا بیعت کرنا کب ایک یقینی امر ہو سکتا ہے۔ جب اصل ہی صحیح نہیں تو فروع کب صحیح ٹھہر سکتے ہیں"۔(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 357۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 2 حاشیہ)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ " محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقین امر نہیں ہے" (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ " واما الاحادیث مجی ء المهدی فانت تعلم انها کلها ضعیفة مجروحة ویخالف بعضه بعضا"(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314) ترجمہ:- اور جہاں تک مہدی کی آمد سے متعلقہ احادیث کا تعلق ہے تو تُو جانتا ہے کہ سب کی سب ضعیف ہیں، مجروح ہیں اور ایک دوسرے کی مخالف ہیں۔

مزید فرماتے ہیں

یعلمون ان الصحیحین قد ترکا وذکره لضعف احادیث سمعت فی امره، " ویعلمون احادیث ان ظهور المهدی کلها ضعیفة، مجروحة، بل بعضه موضوعة، ما ثبت منها شیء "ترجمہ اور جانتے ہیں کہ صحیحین نے مہدی کے بارے میں مروی احادیث کے ضعف کے باعث اسکا ذکر چھوڑ دیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ظہورِ مہدی کی تمام

احادیث ضعیف اور مجروح ہیں بلکہ ان میں سے بعض موضوع ہیں جن میں سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 236)

ناظرین کرام! (بالخصوص عبدالغفار صاحب کے پیروکار) جیسا کہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ "مہدی کی روایات یعنی جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ مہدی کوئی الگ شخص ہوگا وہ سب کی سب روایات مخدوش ہیں" تو کیا اب جنبہ صاحب کا دعویٰ غلط نہ ہوگا کہ "مرزا صاحب امام مہدی ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم" جبکہ مرزا صاحب نے واضح اور صریح طور پر بیان فرمایا کہ "میں ہی وہ مسیح ابن مریم ہوں جسکا آنحضرت صلعم نے وعدہ کیا تھا۔۔اس کے متعلق آپ علیہ السلام کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

حدیثوں میں جو آنے والا مسیح تھا اس کے متعلق لوگ شک میں تھے کہ اگر اس نے آنا ہوتا تو قرآن میں ضرور ہوتا اس کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ "لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ سراسر غلطی پر ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے" (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 460 نیز تذکرۃ صفحہ 149) اور حضور نے اگے پھر آیت پیش فرمائی کہ جس میں محمد صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دیا گیا اور پھر 4 صفحات بعد حدیثوں میں جس مسیح کا ذکر ہے کہ وہ آئے گا خدا نے بتایا کہ "ہم نے تمہیں مسیح ابن مریم بنایا۔" ملاحظہ فرمائیں

وجعلناک المسیح ابن مریم۔یعنی ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا(روحانی خزائن جلد 3" صفحہ 464 نیز نیز روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 184،تذکرۃ صفحہ 150)

احادیث میں جس مسیح ابن مریم کا ذکر ہوا ہے کہ "وہ آئے گا اس کا مِصداق مرزا صاحب خود کو بنا رہے ہیں تو عبدالغفار صاحب کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں ہی وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں جسکا احادیث میں ذکر ہے "اسی سلسلے میں مسیح موعود علیہ السلام کے مزید اقتباسات دیکھیں۔

-: آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا" مسیح میں ہی ہوں اِس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اِس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اِس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں" (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153)

مرزا صاحب پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیا حضور نے جو کہتے تھے کہ براہین احمدیہ میں عیسیٰ کے آنے کا آپ نے لکھا آپ نے جواب دیا کہ "اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اِس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تُو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اِسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اِسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اِس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دِل پر محیط ہو گیا اور مجھے نُور سے بھر دیا اُس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تُو ہی کسر صلیب کرے گا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے" (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 112۔113)

فیصلہ کن بیان ملاحظہ فرمائیں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اس لیے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اپنے خاص الہام سے میرے اوپر ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اسکا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدے کے موافق تُو آیا ہے" (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402)

ناظرین کرام! جیسا کہ آپکو مرزا صاحب کی تحریرات سے دکھایا گیا کہ "آنے والا جو شخص مسیح ابن مریم تھا وہ مرزا صاحب ہی تھے جیسے کہ خدا کی وحی نے بھی بتلایا" تو عبدالغفار جنبہ صاحب کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ "میں ہی عیسیٰ ابن مریم ہوں جسکا احادیث میں ذکر ہے"؟

عبدالغفار جنبہ صاحب کہتے ہیں کہ "بخاری و مسلم میں دو روایات ہیں ایک میں {امامکم منکم} اور دوسری میں {فامکم منکم} ہے پس ثابت ہوا کہ دونوں الگ الگ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔۔ایک کا مصداق میں ہوں۔اور ان روایات کا ترجمہ یہ ہے کہ "تمہارا اسوقت کیا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے اسوقت تم میں تمہارا امام موجود ہوگا"

الجواب الاول۔سب پہلی وضاحت یہ کہ آپ ان روایات کے ترجمے میں بھی صریحاً تحریف کرتے ہیں جبکہ میں آپکو حضور کا پیشکردہ ترجمہ بھی دکھاؤں گا) جنبہ صاحب آپ تو پہلے فرما رہے تھے کہ مرزا صاحب تو امام مہدی ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ مگر اب آپ یہ کہہ رہے ہیں "حدیث میں دو عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے" تو اس حساب سے پھر آنے والوں کی "تعداد تو تین بنتی ہے "ایک امامکم منکم کے مطابق عیسیٰ ابن مریم ایک فامکم منکم کے مطابق عیسیٰ ابن مریم اور ایک مہدی جسکو آپ الگ وجود قرار دیتے ہیں۔۔۔جبکہ بخاری و مسلم میں موجود "امامکم منکم اور فامکم منکم" ایک شخص "عیسیٰ ابن مریم" کے متعلق کہا گیا۔

الجواب دوئم۔ مرزا صاحب نے "امامکم منکم اور فامکم منکم" دونوں روایات میں موجود "ایک ہی شخص کو اپنا مصداق کہا۔ یعنی ان روایات میں موجود جو کہا گیا ہے اسکا مصداق میں ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ترجمہ بھی اور حدیث بھی

:- آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

لیکن اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ تمام ذخیرہ رطب و یابس کا صحیحین (بخاری و مسلم دونوں " کے مجموعہ کو صحیحین کہا جاتا ہے اور دونوں کو حضور اپنا مصداق بنا رہے ہیں۔ ناقل) میں نہیں ہے۔ امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ نے اس بارہ میں اشارہ تک بھی نہیں کیا کہ یہ مسیح آنے والا در حقیقت اور سچ مچ وہی پہلا مسیح ہو گا بلکہ انہوں نے دو حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایسی لکھی ہیں جنھوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسیح اوّل اَور ہے اور مسیح ثانی اَور ہے کیونکہ ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ابن مریم تم میں اُترے گا اور پھر بیان کے طور پر کھول دیا ہے کہ وہ ایک تمھارا امام ہو گا جو تم میں سے ہی ہو گا۔ پس ان لفظوں پر خوب غور کرنی چاہیئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہو گا جو تم میں سے ہی ہو گا اور تم میں سے ہی پیدا ہو گا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گذر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرما دیا کہ اُس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم اور دوسری حدیث جو اس بات کا فیصلہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح اوّل کا حُلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَور طرح کا فرمایا ہے اور مسیح ثانی کا حُلیہ اَور طور کا ذکر کیا ہے جو اس عاجز کے حُلیہ سے بالکل

مطابق ہے۔اب سوچنا چاہیئے کہ ان دونوں حُلیوں میں تناقض صریح ہونا کیا اس بات پر پختہ دلیل نہیں ہے کہ در حقیقت مسیح اول اَور ہے اور مسیح ثانی اَور۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 124-125)اس تحریر میں تینوں سوالات کے جوابات حضور نے قلمبند فرمادئیے "یعنی صحیحین (دونوں کتب میں) میں بیان ہے کہ آنے والا اس امت میں پیدا ہوگا۔ نمبر 2، ابن مریم نازل ہوگا اور تم سے تمہارا امام ہوگا۔ نمبر 3 اس کا مصداق حضور نے خود کو بنایا۔۔۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

عبدالغفار جنبہ صاحب آپ کب تک لوگوں کو دھوکہ میں رکھیں گے ؟ اگر اب بھی یقین نہ آئے تو میں مزید تسلی کرواتا ہوں۔ ملاحظہ ہو حضور اسی کتاب میں یعنی جلد 3 میں فرماتے ہیں کہ "پھر اس پیشگوئی کی نسبت جو اُن کی صحیح میں درج ہے کہ ابن مریم نازل ہوگا۔ تین قوی قرینے قائم کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آنے والا ابن مریم ہر گز وہ مسیح ابن مریم نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ اوّل قرینہ یہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لانبی بعدی۔ صفحہ 433 دوم قرینہ یہ ہے کہ آنے والے مسیح کی نسبت اِمامکم منکم کا قول استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف طور پر جتلا دیا ہے کہ وہ مسیح آنے والا اصل مسیح نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔ اور کسی اَور امام کا مسیح کے ساتھ ہونا ہر گز ذکر نہیں کیا۔ بلکہ امامت کی وجہ سے ہی مسیح موعود کا نام حکم رکھا عدل رکھا مُقسط رکھا۔(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 591)

-:مزید حضور اس روایت کا ترجمہ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

اس بارے میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ" نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لکھی ہے اور وہ یہ ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے؟ وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا۔ پس اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح بن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ در حقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا"۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 56)

:- آپ علیہ السلام مزید بخاری و مسلم کا نام لے کر تحریر فرماتے ہیں کہ

اگرچہ یہ تو صحیح مسلم اور بخاری میں آچکا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا

(یعنی امامکم منکم جو بخاری میں ہے اور فامکم منکم جو مسلم میں ہے۔ ناقل)

اور قرآن شریف میں بھی سورہء نور میں مِنۡکُمۡ کا لفظ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر ایک خلیفہ اسی اُمت میں سے ہوگا اور آیت کما استخلف الذین من قبلھم بھی اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر غیر معمولی نہیں ہوگا بلکہ جس طرح صدر زمانہ اسلام میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں جیسا کہ آیت کما ارسلنا الی فرعون رسولا سے ظاہر ہے ایسا ہی آخر زمانہ اسلام میں دونوں سلسلوں موسوی اور محمدی کا اوّل اور آخر میں تطابق

پورا کرنے کیلئے مثیل عیسیٰ کی ضرورت تھی جس کی نسبت حدیث بخاری اِمَامَکُمْ مِنْکُم اور حدیث مسلم اَمَّکُمْ مِنْکُم وضاحت سے خبر دے رہی ہیں۔(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 109-110)

اس میں حضور نے بخاری و مسلم کا باقاعدہ نام لیا اور دونوں کو ایک ہی کہا اور پھر اگے خود کو انہی روایات کا مصداق بنایا(حوالہ ایضاً)

مزید دیکھیں{امامکم منکم} کے حضور حضور کی تشریحات اور ترجمہ (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 214-301-318 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 563 روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 100 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 46-114-118-417 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 216 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 312)

اسی طرح حدیث{فامکم منکم} جو مسلم میں ہے اس کی تشریحات اور ترجمہ حضور کی تحریرات سے ملاحظہ فرمائیں(روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215-318 روحانی خزائن 17 صفحہ 114 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235)

عبدالغفار صاحب آپ ایکطرف تو مرزا صاحب کو امتی نبی بھی مان رہے ہیں اور دوسری طرف حضور کے دعویٰ کا انکار کر کے عیسیٰ ابن مریم خود کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ کھلا کھلا تضاد نہیں؟

اس کے علاوہ بھی بے شمار مقامات پر حضور نے بخاری و مسلم کی روایت "امامکم منکم" اور "فامکم منکم" کو ایک ہی وجود قرار دیکر خود کو اسکا مصداق بنایا۔ مگر جنبہ صاحب خود کو بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

جنبہ صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ "حدیث میں جو آیا ہے "یتزوج ویولد لہ" اور "فیمکث فی الاراض اربعین سنۃ" اور "یدفن معی فی قبری" یہ الگ مسیح ہے جسکا مصداق میں ہوں۔۔

آیئے قرائین کرام! اس جھوٹ کا بھی پردہ فاش کرتے ہیں۔۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلواۃ والسلام "یتزوج ویولدلہ" میں بھی جو مسیح کی بشارت ہے کہ وہ مسیح شادی کریگا اور اس کی اولاد ہو گی اس حدیث کا مصداق بھی حضرت مرزا صاحب خود کو کہہ رہے ہیں۔ لہٰذا ملاحظہ فرمائیں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :۔

" یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ حصہ اس الہام کا ہے جس میں کئی برس پہلے خبر دی گئی تھی یعنی مجھے بشارت دی گئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہو گی اور اس میں سے اولاد ہو گی تا پیشگوئی حدیث یتزوج ویولد لہ یہ حدیث اشارت کر رہی ہے کہ مسیح موعود کو خاندان سادات سے تعلق دامادی ہو گا کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ یولد لہ سے

موافق صالح اور طیب اولاد ہو اعلیٰ اور طیب خاندان سے چاہیے اور وہ خاندان سادات ہے"

(اربعین نمبر 2 صفحہ 36 حاشیہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 385)

لیں جناب جنبہ صاحب کا دعویٰ پھر باطل ثابت ہو گیا حضور تو صریحاً اس حدیث کا مصداق بھی خود کو بنا رہے ہیں۔

اس کے بعد دوسری روایت "فیمکث فی الارض اربعین سنۃ" اس روایت کو جنبہ صاحب مکمل تو دیکھیں اس میں تو "یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر اور ویضع الجزیۃ" کے بھی تو کام بیان ہوئے ہیں ناں جو آپکو نظر نہ آئے۔ دیکھیں (سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب ذکر الدجال)

مگر مرزا صاحب تو خود اس حدیث کا مصداق بھی قرار دے رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام حدیث کے متعلق بیان فرما رہے ہیں "کہ وہ مسیح دمشق کے منارہ کے قریب نازل ہو گا دجال کو قتل کریگا اگے حضور بخاری کی روایت کو اس کے ساتھ ملا رہے ہیں اور فرمایا کہ "سنو لو علم رکھنے والو! المسیح موعود کے زمانہ میں جنگ موقوف ہو گی" بخاری کی روایت پڑھو جس میں ہے کہ "وہ دمشق میں نازل ہو گا" (روحانی خزائن 5 صفحہ 456) اس روایت میں "قتلِ خنزیر جنگ موقوف ہونا اور دمشق میں نازل ہونا عیسیٰ ابن مریم کے لیے خاص کیا گیا جسکا حضور نے دعویٰ فرمایا ہے مگر جنبہ صاحب اس زور میں ہے کہ کہیں سے راہ ملے اور میں وجود کا مصداق بنوں۔

اس روایت میں تو واضح ہے کہ "وہ نبی اللہ ہوگا" اور چار بار نبی اللہ کہا گیا۔۔اور حضور اس روایت میں بھی خود کو مصداق بنا رہے ہیں اور صراحتاً فرمایا کہ "اسی وجہ سے حدیث میں اور میرے الہام میں میرا نام نبی رکھا گیا اور ایسا ہی میرا نام امتی رکھا گیا ہے۔الخ" (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154*)

اب آیئے تیسری روایت "یدفن معی فی قبری" کی جانب۔تو اس حدیث میں بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اپنے آپکو مصداق بنا رہے ہیں مگر جنبہ صاحب اس روایت میں بھی خود کو اڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔۔۔

:- مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

"سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا (یدفن معی فی قبری۔ناقل) یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دورنگی نہیں آئی" (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

قارئین کرام! جیسا کہ آپکو دکھایا ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے {مہدی} کے الگ وجود کے متعلق جتنی بھی روایات ہیں انکو مخدوش ضعیف مجروع کہا ہے۔نیز صحیح بخاری و مسلم میں موجود {امامکم منکم} اور {فامکم منکم} میں موجود {عیسیٰ ابن مریم} کو ایک ہی قرار دیا ہے اور اسکا مصداق بھی خود کو قرار دیا ہے نیز حدیث میں {ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر یقتل الدجال} والی روایت میں جس {مسیح ابن مریم} کا ذکر کیا ہے اسکا مصداق بھی

خود کو قرار دیا ہے اس کے علاوہ {یدفن معی فی قبری} میں جس مسیح کا ذکر ہے اسکا مصداق بھی خود کو قرار دیا ہے اور {یتزوج ویولدلہ} والی روایت میں جس {عیسیٰ ابن مریم} کا ذکر ہے اسکا مصداق بھی خود کو بتایا ہے۔

تو عبدالغفار صاحب کے دعویٰ کی حیثیت سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں رہتی۔

میں مرزا صاحب کے ایک اقتباس سے اس موضوع کو اختتام کی جانب لے جاؤں گا۔

:- آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

فلیس لمسیح من دونی موضع قدم بعد زمانی" ترجمہ:۔ "پس میرے سوا دوسرے مسیح کے لیے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 243)

جیسا کہ ثابت کیا گیا ہے کہ "آنے والا جو شخص تھا وہ ایک ہی تھا اور وہ آچکا جسکو عبدالغفار صاحب بھی مانتے ہیں تو اس شخص جس پر عبدالغفار کا ایمان ہے انکی بات کیوں نہیں مان رہے؟ حضور نے تو صریحاً فرمادیا کہ "میرے بعد اب کوئی دوسرا زمانہ نہیں جس میں دوسرا مسیح جسکا لوگ انتظار کر رہے ہیں وہ آئے کیونکہ حضور نے اپنے ایک منظوم کلام میں بھی اسکی وجہ بیان فرمائی

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پھر جنبہ صاحب نے کیا سوچ کر اس دعویٰ کے مطابق قدم رکھا؟

جبکہ

یار و جس نے آنا تھا وہ تو آ چکا

یہ راز تمکو شمس و قمر بھی بتا چکا

اس اعتبار سے عبدالغفار صاحب کا دعویٰ (معذرت کے ساتھ) خاک میں مل گیا اور اسکی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

ایک اہم وضاحت:- حدیث میں الفاظ ہیں {فیمکث الارض اربعۃ سنۃ ثم یتوفی} یعنی وہ مسیح چالیس سال تک زمین میں رہے گا پھر وفات ہو گی۔ یہ حدیث بھی مرزا صاحب کی صداقت پیش کرتی ہے کہ آپ کو پہلا الہام {1865 میں اپنی عمر کے متعلق ہوا تھا} لہٰذا ملاحظہ فرمائیں (تذکرۃ صفحہ 5) پس مرزا صاحب کی اصل زندگی جو الہام کے بعد شروع ہوتی ہے اس حدیث کی رو سے وہ گنی جائے گا آپ کی وفات 1908 میں ہوئی اس حساب سے 44 =35+8 بنتے ہیں۔ جو کہ آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ چونکہ حدیث میں چالیس لکھا ہے تو مرزا صاحب کی چوالیس بن گئی تو اسکا جواب یہ ہے کہ {نبی اکرم صلعم نے فرمایا تھا کہ میں 60 سال کی عمر تک کوچ کروں گا مگر آپکی عمر 63 برس ہوئی} تو

کیا یہ اعتراض یہاں بھی کریں گے کہ چونکہ نبی اکرم صلعم نے 60 کہا تھا تو 60 ہی ہونی چاہیے تھی 63 کیوں ہوئی؟ فتدبروا

ایک اعتراض جو غیر احمدی بھی کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے اب اصلاح پسند والے بھی کریں کہ مرزا صاحب نے اگر یہ لکھا کہ {امام مہدی کے متعلق تمام روایات مخدوش ہیں} تو مرزا صاحب کو مہدی کیوں کہا جاتا ہے؟، تو اسکا جواب بھی میں دیئے دیتا ہوں۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ والا مہدی نہیں مانتے جس کو احادیث اکیلا وجود بتلا رہی ہیں بلکہ ہم تو احادیث میں جو صفت بیان کی گئی ہے اس کے مطابق صفتاً کہتے ہیں جیسا کہ {لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم} اسی طرح {یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مہدیا وحکما عدلا} اسی طرح {فانہ ینزل عیسیٰ ابن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا} (حوالے اوپر گزر چکے ہیں۔)

پس ان میں جو صفاتی نام بیان ہوا ہے {مہدی} کا اس کے مطابق ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو {مہدی} تسلیم کرتے ہیں یعنی {ہدایت یافتہ} نہ کہ {عیسیٰ ابن مریم} سے کوئی الگ وجود۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات کہنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ غرور و تکبر سے بچائے آمین ثم آمین۔

اب جس کے جی میں آئے پائے وہ روشنی

ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار

روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں۔

منجانب:- جری اللہ